www.novelsclubb.com
قفسِ دل
از عروہ کرامت

!السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

قفسِ دل

از عروہ کرامت

اس رات وہ سکون سے سوئی تھی۔اس کے کندھوں سے جیسے بوجھ ہٹ گیا تھا۔سورج کی کرنیں رینگ کر اس کے چہرے پہ پڑ رہی تھیں۔وہ انگڑائی لیتی ہوئی اٹھ بیٹھی،سورج کی روشنی میں سبز آنکھیں چمک رہی تھیں۔بالوں کو باندھتی ہوئی اٹھی،بینگز چہرے کے اطراف میں پڑے تھے۔نیا ہیئر کٹ اس پہ سوٹ کرتا تھا۔پیروں میں چپل اڑستی فریش ہونے گئی تھی۔یونیورسٹی کا فائنل ائیر سٹارٹ ہو چکا تھا۔اس کے بعد ان کی انٹرنشپ تھی۔بلیک ہائی ویسٹ پینٹ پہ سفید سویٹر شرٹ اور لانگ کوٹ بازو پہ ٹکائے وہ اپنے کمرے سے نکلی تھی۔زنجبیل ٹیبل پہ بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اٹھ گئیں میڈم! ناشتہ کرو پھر نکلتے ہیں۔پہلے ہی لیٹ ہو گئے ہیں ہم۔"زنجبیل نے بریڈ پہ جیم لگاتے ہوئے بولا۔اور گھڑی پہ نظر دوڑائی جو نو بجا رہی تھی۔ساڑھے نو ان کی کلاس تھی۔علوینہ نے کوٹ کرسی کی پشت پہ رکھا۔اور کرسی گھسیٹتی ہوئی بیٹھ گئی۔ناشتہ کر کے وہ اٹھی اور کوٹ پہننے لگی جب عفیف کمرے سے نکلا تھا۔بلیک پینٹ پہ بلیک ہائی نیک پہنے وہ آفس کے لیے تیار تھا۔

گڈ مارننگ."اس نے مسکراتے ہوئے ان دونوں کو دیکھا۔جس پہ وہ دونوں بھی" مسکرائیں۔

آجاؤ میں تم لوگوں کو یونی ڈراپ کر دیتا ہوں۔"عفیف گاڑی کی چابیاں لیتا ہوا" سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا۔وہ دونوں رومانہ کیانی سے ملتی ہوئی باہر آئیں۔عفیف گاڑی میں ان دونوں کا انتظار کر رہا تھا۔ان کے درمیان ہلکی پھلکی باتوں کا تبادلہ ہوا تھا۔وہ یونیورسٹی کے گیٹ پہ ان دونوں کو چھوڑتا ہوا۔آفس کی جانب چلا گیا۔سیاہ اور سفید امتزاج سے بنا اس کا آفس نفیس تھا۔کوٹ سٹینڈ پہ لٹکاتے ہوئے وہ پاور

چیئر پہ براجمان ہوا۔جہاں پہ اس کی سیکریٹری نے فائلز کا ڈھیر لگایا تھا۔وہ ایک ایک کر کے فائلز کو دیکھ کر ایک طرف رکھ رہا تھا۔انٹر کام اٹھایا۔

میری کافی بھجوادیں اور شائنہ کو میرے آفس میں بھیجیں۔"وہ لیپ ٹاپ کھولتا" ہوا، سیدھا ہو کر بیٹھا۔اس کی کافی کا مگ میز پہ دھرا تھا۔شائنہ دبلی پتلی سی لڑکی تھی، بھوری آنکھوں پہ گول چشمے لگائے وہ آفس میں داخل ہوئی۔

آپ نے بلایا مجھے ؟"وہ کہتی ہوئی میز کے قریب آکر کھڑی ہو گئی۔"

یہ فائلز لے جائیں اور ان میں سے جو آپ کو سوٹ ایبل لگے۔ان کو کالز کر کے " کل بلالیں۔"اس نے فائلز کی جانب اشارہ کیا،اس نے تابعداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے فائلز ٹیبل سے اٹھائیں اور جانے کے لیے مڑی۔جب عفیف نے اسے روکا۔

آج کوئی میٹنگ ہے ؟"عفیف نے شائنہ سے آج کا شیڈول پوچھا۔شائنہ اس کو" بتاتی ہوئی آفس سے نکل گئی۔عفیف نے فون اٹھایا اور علوینہ کو میسج کیا۔

www.novelsclubb.com

آج شام آپ دونوں فری ہیں تو ڈنر کے لیے کہیں باہر چلتے ہیں؟"اس نے میسج" بھیج کر موبائل کو ایک طرف رکھ دیا اور لیپ ٹاپ کی کنجیوں کو دبانے لگا۔ تھوڑی دیر بعد دوسری جانب سے جواب آیا تھا۔

ہم شام کو فری ہیں۔ لوکیشن بھیج دینا ہم آجائیں گے۔"وہ ریپلائی کرتا ہوا واپس" مصروف ہو گیا تھا۔ آج اسے کافی زیادہ کام کرنا تھا۔ دروازہ بجا،اس نے سر اٹھا کر دیکھا۔ جہاں زریاب جینز اور براون لیدر جیکٹ میں ملبوس، بال جیل سے جمائے کھڑا تھا۔ چہرے پہ وہی چلبلی سی مسکان۔۔۔!

خوش آمدید۔ اتنے دنوں بعد کیسے یاد آگئی ہماری؟"عفیف ہنستا ہوا کھڑا ہوا اور" زریاب کے ساتھ بغل گیر ہوا۔

www.novelsclubb.com

بس آفس کے کام ہی ختم نہیں ہوتے۔"زریاب سرد آہ بھرتا ہوا بیٹھ گیا۔"

چائے یا کافی؟"عفیف نے لیپ ٹاپ جو بند کرتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔"

چائے ہی منگواو، کافی پی کر میں تنگ آگیا ہوں۔"زریاب نے ہنستے ہوئے کہا"

عفیف نے دو چائے کے کپ منگوائے تھے۔

شام کو علوینہ ،زنجبیل میرے ساتھ ڈنر پہ جا رہی ہیں۔ تم اگر فری ہو تو ہمیں" جوائن کیوں نہیں کرتے ؟"عفیف نے زریاب کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔

ہاں میں رات کو فری ہی ہوں، میں ضرور جوائن کروں گا۔"ان کی چائے آچکی" تھی۔زریاب کرنی دیر تک عفیف کے ساتھ چیزیں ڈسکس کرتا رہا تھا۔اس کے جانے کے بعد عفیف نے باقی کا کام کرنا شروع کیا۔کام کو سمیٹتے ہوئے شام ہو گئی تھی۔مزید کام کرنے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔شام کے ساتھ بج رہے تھے۔جب وہ آفس سے نکل کر گاڑی میں بیٹھا تھا۔علوینہ اور زنجبیل کو وہ ہوٹل کی لوکیشن بھیج چکا تھا۔خود بھی وہیں جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

جنوری کی سرد شامیں خاموش تھیں۔لاہور کے موسم میں بھی ٹھنڈک کافی زیادہ ہو گئی تھی۔وہ لحاف اوڑھے بستر میں بیٹھی کوئی کتاب پڑھ رہی تھی جب اس کا فون بجا۔

ہیلو! بیگم صاحبہ کیسی ہیں آپ؟"فون میں اس کی شرارتی آواز گونجی تھی۔"

میں بالکل ٹھیک۔تم سناؤ؟"سارہ نے کتاب بند کر کے سائیڈ پہ رکھ دی۔اور ٹیک" لگا کر بیٹھ گئی۔

ہم کیسے ہو سکتے ہیں,آپ کی یاد ستاتی رہتی ہے ہمیں تو بس۔ہم تو سوکھ کر کانٹا" ہوئے چلے ہیں۔"اریب فل ڈرامہ بازی کر رہا تھا،سارہ اس کے لہجے پہ کھل کر ہنسی تھی۔

ہاں پھر رخصتی کہ بعد آپ نے خود ہی کہنا ہے،بیگم کافی دن ہو گئے آپ اپنی امی" کی طرف نہیں گئیں۔"سارہ نے اس کی نقل اتارتے ہوئے بولا۔جس پہ وہ ہنسا۔

ہر گز نہیں۔ایک بار آپ آجائیں پھر ہم آپ کو جانے نہیں دیں گے۔"اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

اچھا بس بس! بہت ڈرامہ باز ہو تم۔"سارہ نے اس کو ٹوکا تھا۔اریب سارہ سے" بات کر رہا تھا۔جب اسے پیچھے سے آوازیں سنائی دیں۔

یہ پیچھے شور کیسا ہے؟"سارہ نے اس سے سوال کیا۔"

پھپھو آئی ہوئی ہیں۔تایا ابو کے گھر اور ہم بھی انہی کی طرف آئے ہیں۔ پتہ نہیں" اب کس چیز پہ بحث ہو رہی ہے۔"اریب سخت جھنجھلایا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

کیا ہوا سب خیریت تو ہے نہ؟"سارہ کو اس کی آواز پریشان سی لگی تھی۔"

ہاں وہ چاہتی ہیں کہ زنجبیل کا رشتہ ان کے بیٹے کو دے دیں اور زریاب کا رشتہ ان" کی بیٹی کے ساتھ ہو جائے۔"اس نے کوفت زدہ لہجے میں اسے بتایا.

اوہ اچھا۔تو پھر؟"سارہ نے ناخن کو دیکھتے ہوئے اس سے سوال کیا۔"

"کچھ نہیں۔تایااور بابانہیں مان رہے۔پھپھو کی طبیعت ہم سب سے مختلف ہے اور ان کے بچوں کی بھی ہم سے کچھ خاص نہیں بنتی،ایک سال سے ان کو ٹال رہے ہیں ۔مگراس بار وہ مان ہی نہیں رہیں۔"اریب نے اس کو بتایا۔

"چلواللہ بہتر کرے۔"سارہ نے کتاب کو اٹھا کر ریک میں رکھااور دوبارہ سے لحاف اوڑھ کر بیٹھ گئی۔

"چلو میں بعد میں بات کرتا ہوں۔ماما مجھے بلارہی ہیں شاید۔"اریب نے فون بند کیا اور کچن کی جانب گیا۔جہاں پہ یشل اور رائمہ کھڑی تھیں۔

"نمونوں کیا ہوا ہے؟"وہ دونوں سر جوڑ کر نا جانے کیا باتیں کر رہی تھیں۔

"کچھ نہیں۔زریاب بھائی کو فون کر کے پھپھو کے تماشے کا بتایا ہے۔"یشل نے دانت نکالتے ہوئے اریب کو دیکھا ہے۔

"اچھا تو پھر کیا کہتا ہے؟"اریب کرسی کی پشت پہ بازو ٹکاتا ہوا کھڑا ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

کہہ رہے تھے کہ ان کی طرف سے صاف انکار ہے۔مجھے جب اور جہاں شادی کرنی ہو گی میں بتادوں گا۔کافی غصے میں آ گئے تھے۔" یشل نے بسکٹ منہ میں ڈالتے ہوئے اریب کو بتایا۔

چلو دیکھ لیں گے۔آجاؤ لاونج میں چلیں زرا پھپھو کا شو تو انجوائے کریں۔" پلیٹ میں سے بسکٹ اٹھاتا ہوا وہ کچن سے باہر نکلا۔اس کے پیچھے پیچھے یشل اور رائمہ بھی لاونج میں گئی تھیں۔

باجی میرا خیال ہے اس چیز کا فیصلہ اب بچوں کے ہاتھ میں دینا چاہیے۔زندگی انھوں نے گزارنی ہے ہم نے نہیں۔اگر ہمارے بچے اس کے لیے راضی ہو گئے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔" تنویر بیگ نے اپنی بہن کی بات کو آرام سے ختم کرنا چاہا۔وہ جانتی تھیں کہ زریاب اور زنجبیل اتنی آسانی سے راضی نہیں ہوں گے۔

www.novelsclubb.com

بھائی جان وہ تو چھوٹے بچے ہیں ابھی۔جو بھی فیصلہ کرنا ہے وہ آپ کو خود کرنا" چاہیے۔"شائستہ نے دوبارہ سے اسرار کیا تھا۔آج وہ ہار ماننے کے موڈ میں نہیں تھیں۔

شائستہ باجی! بچے چھوٹے نہیں،اپنا اچھا برا جانتے ہیں۔اس بات کو یہیں ختم" کر دینا ہی بہتر ہے۔"اب کی بار تیمور بیگ نے ان سے بات کی تھی شائستہ اب بھائیوں کے سامنے خاموش ہو گئی تھیں۔

آفس سے وہ سیدھا ریستوران کی جانب گیا تھا۔ہوا میں خنکی کا راج تھا۔ریستوران بتیوں سے بھرا ہوا تھا۔انتہا انگیز کھانوں کی مہک سارے میں پھیلی ہوئی تھی۔ٹیبل وہ پہلے ہی ریزرو کروا چکا تھا۔اسے ہمیشہ سے کونے والے میز بہتر لگتی تھی۔ابھی وہ کرسی گھسیٹ کر بیٹھا ہی تھا۔جب اسے وہ اندر داخل ہوتی ہوئی نظر آئی۔سیاہ پینٹ

پہ سفید سویٹر پہنے آستین آگے سے موڑے، بالوں میں مصنوعی کرلز ڈالے چہرے پہ بینگز کی صورت میں کٹے بالوں کو پیچھے ہٹاتی ہوئی وہ زنجبیل کے کسی بات پہ ہنستی ہوئی اندر داخل ہوئی تھی۔

گڈایوننگ مسٹر عفیف!"وہ مسکراتی ہوئی اس کے پاس پہنچی تھی۔آج وہ کافی" بہتر نظر آرہی تھی۔زریاب بھی ان کو جوائن کرچکا تھا۔کھانا آرڈر کرنے کے بعد وہ بزنس پہ بحث کررہے تھے۔

میرا خیال ہے آپ دونوں کو میری کمپنی میں ہی انٹرنشپ کرلینی چاہیے۔"کھانا" سروکیا جاچکا تھا۔اس نے کباب کا ٹکڑا کانٹے کی مدد سے منہ میں ڈالتے ہوئے ان دونوں کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

ہم نے ابھی اس بارے میں کچھ سوچا نہیں۔"علوینہ نے نوالہ حلق سے نیچے" اتارتے ہوئے بولا۔اس کے سامنے ہی کرسی پہ عفیف براجمان تھا۔

لیکن میں نے سوچ لیا ہے، ہم عفیف کی کمپنی میں ہی انٹرنشپ کریں گے، ہیں نہ" علوینہ۔"زنجبیل نے دانت چباتے ہوئے علوینہ کا نام لیا۔ جس پہ علوینہ نے اسے گھوری سے نوازا تھا۔

عفیف کے آفس میں زیادہ بہتر رہے گا تم دونوں کے لیے۔"زریاب نے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ جس پہ علوینہ مسکرائی تھی۔

چلو پھر ٹھیک ہے۔ کل اپنے ڈاکومنٹس لے کر میرے آفس آجانا، باقی میں دیکھ لوں گا۔"عفیف نے پانی کا گھونٹ بھرتے ہوئے ان کو دیکھا۔علوینہ چپ کر گئی تھی۔

وہ ابھی کھانا کھا رہے تھے۔ جب ایک مؤدب سے انداز میں چلتا ہوا ویٹر علوینہ کے پاس آیا اور میز پہ ادھ کھلا گلابی پھول اور اس کے نیچے سفید کارڈ رکھ کر چلا گیا وہ حیرت سے اس کو دیکھ رہے تھے۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر کارڈ میز سے اٹھا کر دیکھا

www.novelsclubb.com

،وہی سفید کارڈ تھا جو اسے کافی عرصے سے مل رہے تھے۔ہمیشہ کی طرح اس کارڈ پہ بھی سوائے تصویر کہ کچھ نہ تھا۔

میرا خیال ہے اب اس مسٹری کو بھی حل کرنا چاہیے۔"علوینہ نے گلا کھنکھارتے" ہوئے ٹیبل پہ موجود ان تمام افراد کے چہروں کو دیکھا تھا۔زریاب حیرانی سے ان سب کو دیکھ رہا تھا زنجبیل نے اس کو تمام واقعے کی بریف ڈسکریپشن دے دی تھی۔

ہلکے پھلکے ماحول میں کھانا کھایا گیا تھا۔زریاب اپنے اپارٹمنٹ کے لیے نکل گیا تھا۔علوینہ اور زنجبیل عفیف کے ساتھ گھر آگئی تھیں۔وہ آتے ہی سو گئی تھی،آج کا دن کافی مصروف گزرا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

سورج ڈھل رہا تھا۔پرندے اپنے گھروں کو لوٹ رہے تھے۔آسمان پہ سورج کی آخری کرنوں کے اثار موجود تھے۔مدھم سروں پہ چلتی ہوا،پتوں کے ساتھ کھیل رہی تھی۔ایسے میں وہ تینوں میز کے گرد بیٹھے تھے۔میز پہ سفید کارڈز دھرے تھے۔ایک پنسل اور نوٹ پیڈ بھی پڑا تھا۔اور وہی گلاب جو اسے کل رات کسی کی طرف سے بھیجا گیا تھا۔پہلے تو وہ کارڈ صرف گھر کے آس پاس ملتے تھے۔اب تو وہ اس کا پیچھا بھی کرنے لگ گیا تھا۔وہ شدید جھنجھلائی ہوئی تھی۔

"یہ چار کارڈز اب تک آپ کو ملے ہیں؟"عفیف نے ان کو ہاتھ میں پکڑ کر گھما کر جائزہ لیتے ہوئے اس سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں۔۔ابھی تک تو چار ہی ملے ہیں۔۔۔مستقبل کا کچھ نہیں کہہ سکتی میں۔۔"اس نے کندھے اچکائے تھے۔

اور پہلا کارڈ اس دن ملا، جب ہم دونوں کیفے سے واپس آرہے تھے۔ڈور بیل کے " اوپر یہ چپکا ہوا تھا۔"زنجبیل نے عفیف کو بتایا۔علوینہ ساتھ ساتھ ہر چیز کو نوٹ کر رہی تھی۔

ہاں اور دوسری بار پھر سے اسی جگہ سے ملا، جب ہم دونوں الماس آپی کے ساتھ " شاپنگ کر کے واپس آئی تھیں۔۔۔"علوینہ نے عفیف کی جانب دیکھا۔وہ پر سوچ نظروں سے میز پہ پڑے ان سفید ٹکڑوں کو دیکھ رہا تھا۔

اس کا مطلب ہے کہ وہ آپ پہ نظر رکھتا ہے۔۔۔جب بھی آپ گھر سے باہر جاتی " ہیں اور آپ کے آنے کا وقت ہوتا ہے۔عین اسی وقت وہ یہ کارڈ ڈور بیل پہ چپکا دیتا ہے۔"اس نے ٹھوڑی پہ ہاتھ پھیرا۔

www.novelsclubb.com

اور اس کے بعد تیسرا کارڈ۔۔۔مجھے لان کی بیرونی دیوار کے پاس گرا ملا تھا" ۔"علوینہ نے دو انگلیوں سے کارڈ تھام رکھا تھا۔

اور چوتھا کل رات ملا تھا۔۔اس سے یہ کلیئر ہو گیا کہ وہ کارڈز کوئی آپ کے لیے" چھوڑتا تھا، زنجبیل کے لیے نہیں۔۔۔"علوینہ کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے تصدیق چاہی۔اس نے سر اثبات میں ہلایا۔

آپ کو کسی پر شک ہے ؟کوئی تو ہو گا جو ایسا کام کر سکتا ہے ؟"عفیف نے تھوڑے" کے نیچے ہتھیلی ٹکاتے ہوئے ان دونوں کے چہروں کو دیکھا۔جو نا جانے ایک دوسرے کو آنکھوں ہی آنکھوں میں کیا اشارے کر رہی تھیں۔

مارب۔۔!!"زنجبیل یکدم بولی تھی۔علوینہ کے چہرے کا رنگ تبدیل ہوا، لیکن" وہ فوراً سنبھل گئی۔عفیف نے اس کے تاثرات کا بغور جائزہ لیا تھا۔

نہیں وہ نہیں ہو سکتا۔کیونکہ وہ تو لاہور میں رہتا ہے۔۔۔"علوینہ نے سانس" بحال کرتے ہوئے بولا۔

ضروری تو نہیں کہ وہ خود یہ کام کر رہا ہو۔۔۔وہ کسی کو پیسے دے کر بھی تو یہ کام کرواسکتا ہے۔آج کل تو ویسے ہی دور ایسا چل رہا ہے کہ کسی کو بھی پیسے دے کر خریدا جاسکتا ہے۔"عفیف کی بات نے اسے سوچنے پہ مجبور کر دیا تھا۔

"ہاں ویسے اس بات میں دم تو ہے۔"زنجبیل اس بات سے متفق ہوئی تھی۔اسے اب یہ مسٹری سلجھانے میں مزہ آنے لگا تھا۔

"لیکن ہر بار ایسا تو نہیں ہوتا کہ جو ہم سوچ رہے ہوں، وہی سچ ہو۔مجھے لگتا ہے کہ وہ کوئی اور ہے، کوئی ایسا انسان جس کا ہمیں گمان بھی نہ ہو."اس نے آنکھوں میں الجھن لیے ان دونوں کو دیکھا تھا۔

"پہلے اس کارڈ کو دیکھنا چاہیے ہمیں۔۔۔آخر اس میں مور کی تصویر کیوں استعمال ہوئی ہے؟"عفیف نے کارڈ اٹھا کر اپنے چہرے کے قریب کیا۔

"مور ظاہر کرتا ہے خوبصورتی کو،اور آسائش کو۔"زنجبیل نے لیپ ٹاپ پہ گوگل کھول رکھا تھا اور وہاں سے دیکھ کر ان دونوں کو بتا رہی تھی۔

"ہمم! لیکن مجھے نہیں لگتا کہ اس کا کوئی تعلق ہے۔ شاید مور کسی اور چیز کو بھی ظاہر کرتا ہو۔" عفیف نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"میں سمجھ گئی.." علوینہ یکدم پر جوش ہوئی تھی۔ اس نے صفحے پہ چند الفاظ گھسیٹے اور ان دونوں کو دیکھائے۔

"مور محبت کی علامت ہے۔ کیونکہ مور ایک ایسا پرندہ ہے جس کے اندر سب سے زیادہ محبت کا جذبہ سے زیادہ پایا جاتا ہے." یکدم ہی جیسے ساری کہانی سلجھ گئی تھی۔

"اور یہ کوئی مرد ہے جو تمہیں بھیج رہا ہے۔ کیونکہ اس پہ میل پی کاک (مور) کی تصویر ہے." عفیف نے پنسل کی نوک اس پر رکھ کر ان دونوں کو بتایا۔

"ظاہری بات ہے کوئی آدمی ہی ہوگا، اب لڑکیاں کیونکر ایسی چھچھوری حرکتیں کرنے لگیں۔" علوینہ نے تپ کر اسے دیکھا تھا۔

"بھئی یہ چھچھوری حرکت کہاں ہے؟ کوئی انٹیلیجنٹ انسان ہی لگ رہا ہے مجھے."" عفیف نے یکدم ہی اس نامعلوم انسان کو دفاع کیا تھا۔

کہیں یہ آپ ہی تو نہیں بھیجتے۔۔۔"زنجبیل نے کڑے تیوروں کے ساتھ عفیف" سے پوچھا تھا۔

بھئی تم دونوں پاگل ہو گیا، میں کیوں بھلا بھیجنے لگا۔۔۔۔"عفیف نے تپ کران" دونوں کو دیکھا اور آنکھیں گھمائیں۔

یہ نہیں ہے کیونکہ عفیف کے پاکستان آنے سے پہلے مجھے دو کارڈ ملے تھے" ۔۔۔۔"علوینہ نے لاپرواہی سے کہا اور صفحے پہ کچھ گھسیٹنے لگی۔

اور پنک گلاب کا کیا مطلب ہوا؟"علوینہ نے پنسل منہ میں رکھتے ہوئے پر سوچ" نظروں سے میز پہ پڑے پھول کو دیکھا۔

پنک روز۔۔۔ظاہر کرتا ہے پہلی نظر کے پیار کو،اور عموماً لوگ پنک پھول اپنے پہلے پیار کو دیتے ہیں۔۔۔"عفیف نے پھول کو ہاتھ میں گھماتے ہوئے ان کی معلومات میں اضافہ کیا۔

www.novelsclubb.com

ہمممم سمجھ گئی۔۔۔۔اب پتہ نہیں کون ہے یہ انسان ؟"علوینہ جھنجھلائی ہوئی لگتی" تھی۔اس کی نظر اچانک سے کارڈ کے کونے پہ پڑی تھی۔جہاں سیاہ روشنائی سے کچھ الفاظ لکھے گئے تھے۔مگر سائز چھوٹا ہونے کی وجہ سے سمجھ نہیں آ رہے تھے۔

کسی کے پاس میگنیفائنگ گلاس ہے ؟"علوینہ نے ان دونوں سے سوال کیا" تھا۔عفیف سر ہلاتا ہوا کمرے کی جانب بڑھا۔اس کے ہاتھ میں میگنیفائنگ گلاس تھا۔

آپ کوئی جاسوس ہیں۔"زنجبیل نے عفیف پہ چوٹ کی، جس پہ اس نے سخت" گھوری سے نوازا تھا۔علوینہ نے غور سے ان الفاظ کو دیکھا۔

"ASK"

www.novelsclubb.com

وہ بڑبڑاتی تھی۔۔ان تینوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور کندھے اچکا دیے۔

آسک یعنی وہ جو کوئی بھی ہے چاہتا ہے کہ تم اس سے سوال پوچھو۔۔۔۔۔"""

عفیف نے آہستہ آواز میں کہا تھا۔وہ کنفیوز ہو گئی تھی۔نا جانے کون پاگل انسان تھا

جو اس کے پیچھے ہی پڑ گیا تھا۔اب کہانی کافی حد تک سلجھ چکی تھی۔بہت جلد وہ اس انسان تک پہنچنے والی تھی۔وہ تمام چیزیں دراز میں رکھ چکی تھی۔اس کی سیاہ جلد والی ڈائری ابھی تک گمشدہ تھی۔اتنے دنوں بعد اسے یاد آیا تھا۔صبح رقیہ آنٹی سے پوچھ لے گئی۔خود سے کہتی ہوئی وہ بستر پہ سونے کے لیے لیٹ گئی۔

دسمبر اپنے اختتام کو پہنچ گیا تھا۔آج اس سال کی آخری رات تھی۔ہر طرف ایک عجیب سما تھا۔ہفتہ کا دن ہونے کی باعث وہ سکون سے اپنی نیند پوری کر کے اٹھیں تھیں۔رف ٹراؤزر شرٹ پہنے،بالوں کو گول مول کیے۔وہ رقیہ بیگم کے ساتھ مل کر پورا گھر صاف کروا رہی تھیں۔زنجبیل لانڈری میں مصروف تھی۔علوینہ ڈسٹنگ کر رہی تھی۔اور رقیہ بیگم کچن کو چمکانے کے بعد کمروں کی صفائی کر رہی تھیں۔وہ صوفے پہ نیم دراز لیپ ٹاپ کھول کر کسی امپورٹنٹ فائل پر کام کر رہا

www.novelsclubb.com

تھا۔اس کا فون تھر تھرایا۔شائنہ کالنگ۔۔۔۔حروف سکرین پر جگمگا رہے تھے ۔ایک دن کا آف لیا تھا،اس میں سکون نہیں کرنے دیتی یہ لڑکی۔۔۔۔وہ کلس کر رہ گیا۔فون کان کو لگایا۔

جی مس شائنہ۔۔۔"اس کی آواز میں جھنجھلاہٹ تھی۔دوسری طرف سے اس" کی سیکرٹری اسے شیڈول بتا رہی تھی۔

جی،جی مجھے یاد ہے۔۔۔"اس نے کہتے ہوئے فون کھٹ سے رکھ دیا اور سر" صوفے کی پشت پہ پھینک دیا۔آج یزدانی گروپ کی جانب سے نیو ائیر پارٹی تھی ۔جس میں شہر کے معروف بزنس مین مدعو تھے۔

علوینہ۔۔"اس نے صوفے کی پشت پہ سر ٹکا رکھا تھا۔علوینہ ٹیبل پہ پڑی چیزوں" کو صاف کر رہی تھی۔اس کے پکارنے پہ چونکی۔

www.novelsclubb.com

جی۔"اس نے نظریں اٹھا کر اس کے چہرے کو سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا۔۔"

"کیا آپ آج شام کو فارغ ہیں؟' اس نے اسی پوزیشن میں بیٹھے ہوئے اس کے شفاف چہرے کو دیکھا تھا۔

"بس وارڈروب سیٹ کرنی ہے۔۔اس کے بعد میں فارغ ہوں۔کوئی کام ہے کیا؟" وہ میز سے چیزیں اٹھا کر صاف کر رہی تھی اور ان کو واپس ان کی صحیح جگہ پہ رکھ رہی تھی۔وہ اس کے حرکت کرتے ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا۔

"میرے دوستوں نے نیو ائیر پارٹی رکھی ہے۔کیا آپ شام کو میرے ساتھ چلیں گی؟" سوال اچانک سے ہوا تھا۔وہ یکدم گڑبڑائی تھی۔

"پارٹی پہ آپ انوائٹڈ ہیں میں نہیں؟ اور آپ کے دوستوں کی پارٹی پہ میرا کیا کام؟" وہ ڈسٹنگ کرنے کے بعد اب اس کے سامنے کھڑی بات کر رہی تھی۔

"آپ بھی تو جا سکتی ہیں نہ میرے ساتھ۔ویسے بھی آپ اب میری آفس ٹیم کا حصہ ہیں اور۔۔۔" وہ بولتے بولتے اچانک رکا تھا۔علوینہ نے بغور اس کے تاثرات کا جائزہ لیا۔

www.novelsclubb.com

اور۔۔۔"علوینہ کی آنکھوں میں شرارت تھی۔۔اسے تنگ کرنے کا مزہ آتا تھا۔"

اور یہ کہ وہاں پہ شہر کہ بڑے بڑے بزنس مین اور انویسٹرز بھی مدعو ہیں۔۔۔اور" میرا خیال ہے آپ کو ان سے مل کر فائدہ ہوگا۔"وہ کمال مہارت سے بات کو گھما گیا تھا وہ اسے دوست کہنا چاہتا تھا مگر کہہ نہیں پایا۔علوینہ نے مسکراہٹ ضبط کی تھی۔

اوکے مسٹر عفیف اگر آپ کہہ رہے ہیں تو مان لیتی ہوں۔میں چلوں گی آپ کے" ساتھ۔"وہ مسکرا کر کہتی ہوئی روم کی جانب بڑھ گئی جبکہ وہ مسکراتا ہوا صوفے پہ بیٹھ گیا۔

زنجبیل لانڈری سے فارغ ہو کر بیڈ پہ اوندھی ہو کر لیٹی تھی۔فون کی سکرین کو گھورتے ہوئے اس کے تاثرات بدل رہے تھے۔وہ شاید کسی سے بات کر رہی تھی ۔علوینہ نے ایک نظر اس پہ ڈالی اور وارڈروب کی جانب قدم بڑھائے۔

زنجبیل کیا تم ادھر آؤ گی؟ بعد میں تم نے شور مچانا ہوتا ہے۔۔وینہ میری فلاں شرٹ کہاں ہے؟ وینہ میری فلاں چیز کہاں ہے؟ سر کھاتی رہتی ہو میرا۔۔۔" علوینہ اس کی نقل اتارتی ہوئی بولی تھی۔اور الماری سے سامان نکال کر زمین پہ رکھ رہی تھی۔زنجبیل موبائل بیڈ پہ رکھتی ہوئی اس کی طرف آئی۔

"اور جو تم ہر چیز کونے میں گھسا کر رکھ دیتی ہو۔بندے کو ڈھونڈنے کے لیے ہر وقت اپنے ساتھ دوربین رکھنی پڑے۔"زنجبیل لڑاکا عورتوں کی طرح کمر پہ ہاتھ رکھے اس کے سامنے کھڑی تھی۔

"ہاں تو کونے میں بھی آرگنائز کر کے رکھتی ہوں۔تاکہ جب کسی چیز کی ضرورت ہو تو ہمیں ہر چیز کو بکھیرنا نہ پڑے۔مگر مجال ہے تم اپنی کوئی چیز سنبھال کر رکھو۔"زنجبیل نے اس کی بات پہ عجیب وغریب منہ بنائے تھے۔

www.novelsclubb.com

لال بیگ کبھی تو اپنی عقل کا مظاہرہ کیا کرو، چیزیں ہر وقت بکھری ہوتی ہیں۔اور جب ضرورت ہوتی ہے اس وقت پھر تم آکر میرا سر کھاتی ہو۔"علوینہ نے اس کی ٹھیک ٹھاک کلاس لینے کی ٹھانی کوئی تھی۔

"بس بھئی۔۔۔اب تم مجھے طعنے دو گی۔۔۔مجھے اس کی امید نہیں تھی تم سے۔۔۔بہن جیسی دوست کو تم اس کے پھوہڑ ہونے کے طعنے دو گی۔۔۔"میلوڈرامہ شروع ہو گیا تھا۔وہ اپنا رونا روتی ہوئی دوبارہ سے بیڈ کی جانب بڑھی تھی۔

"واپس آؤ شاباش۔۔۔۔میرے ساتھ ساری وارڈروب سیٹ کرواو۔۔۔پھر جو مرضی کرتی رہنا۔"علوینہ نے اس کو واپس بلایا۔اس نے بددلی کے ساتھ سارا کام ختم کروایا اور اپنے لیے ایک ڈریس نکال کر نہانے گھس گئی۔زریاب اس کو لینے کے لیے آگیا تھا۔ان دونوں نے اپنے کسی رشتہ دار کے ہاں جانا تھا۔زنجبیل بھورے رنگ کی شلوار قمیض پہ بھوری ہی شال شانوں پہ پھیلائے اچھی لگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

زریاب گاڑی میں بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا۔جب وہ بھوری شال کو کندھوں پہ درست کرتی گھر سے نکلی تھی۔بھورے لمبے بال ہاف باندھے ہوئے تھے۔کانوں میں چھوٹے چھوٹے نگینے کے آوازے پہنے وہ خود سے الجھتی ہوئی گاڑی میں بیٹھی تھی۔وہ کتنی دیر اس کو دیکھتا رہا تھا۔

کیا مجھے گھورنے کا ارادہ ہے یا کہیں جانا بھی ہے ؟"زنجبیل نے اس کا کندھا ہلاتے" ہوئے بولا تھا۔اس کی بات پہ خجل ہوتا ہوا اسٹیر نگ وہیل پہ گرفت مضبوط کر گیا تھا۔آدھے گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد وہ زریاب کی خالہ کے گھر داخل ہوئے تھے۔زریاب کی امی اکیلی بہن تھیں،یہ ان کی خالہ زاد بہن کا گھر تھا لیکن وہ انہیں اپنی بہن کی طرح ہی ٹریٹ کرتی تھیں۔وہ دونوں گاڑی سے اتر کر اندر کی جانب بڑھے تھے۔

www.novelsclubb.com

زریاب کی خالہ معمر سی خاتون تھیں۔ان کے دو ہی بچے تھے۔زرینہ بیگم بہت پیار کرنے والی خاتون تھیں۔ان کا بیٹا عمار اور اس کی بیگم زوبیہ اور ان کے ٹوئنز بچے زنجبیل کو بہت پیارے لگے تھے۔جبکہ عمار کی اکلوتی بہن کومل اسے خاص پسند نہیں آئی تھی۔

یہ تمہاری کزن تمہیں اس طرح گھور کر کیوں دیکھ رہی ہے؟"زنجبیل نے اس" کے کان کی جانب جھکتے ہوئے استفسار کیا تھا۔

ظاہری بات ہے اتنے خوبرو لڑکے کو دیکھ کر وہ نظریں تو ہٹانے سے رہی۔۔"""
زریاب نے مسکراتے ہوئے کہہ کر اسے تپایا۔

اور اس خوبرو لڑکے نے میرے ہاتھوں پٹ جانا ہے۔"زنجبیل دانت پیس کر" بولی تھی۔جس پہ زریاب نے بمشکل اپنی ہنسی کا گلا گھونٹا تھا۔

کوئی جیلس ہو رہا ہے؟"زریاب نے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا۔"

www.novelsclubb.com

جیلس ہوتی ہے میری جوتی۔" وہ ناک سکوڑتی ہوئی سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔اس کی" بلا سے کومل چاہے اسے گھورے یا پورا کا پورا نگل جائے۔۔۔۔اسے کیا؟

کافی دیر بیٹھنے کے بعد وہ دونوں تقریباً سات بجے ان کے گھر سے نکلے تھے۔اب ان دونوں کا پلین آوارہ گردی کا تھا۔ڈنر کرنے کے بعد ان دونوں نے فائر ورکس دیکھنے جانا تھا۔

بلیک تھری پیس میں ملبوس، سیاہ بال جیل لگا کر سیٹ کیے گئے تھے۔سیاہ ذہین آنکھیں آج بھی سنجیدہ تھیں۔کلائی میں باندھی قیمتی گھڑی کو وہ بار بار دیکھ رہا تھا وہ کافی دیر سے سیڑھیوں کے پاس کھڑا اعلوینہ کا انتظار کر رہا تھا۔رومانہ کیانی کی طبیعت کچھ بوجھل سی تھی۔جس کی وجہ سے وہ جلد ہی سو گئی تھیں۔ساڑھے سات بجے وہ سیڑھیاں اترتی دکھائی دی تھی۔

اس نے سیاہ رنگ کے سادہ سے ٹاپ کے ساتھ سیاہ ہی فارمل فلیپر پہن رکھا تھا۔ جس پر جالی دار باریک اور لمبا، پیروں تک آتا سٹائلش سا سیاہ اوور آل پہن رکھا تھا۔ جالی پر بنے ہلکے ڈیزائن سے اس کی فارمل لک میں دلکشی در آئی تھی۔ گلے میں موجود سلور رنگ کا باریک چوکر دل موہ لینے والا تھا۔ بالوں کا میسی بن بنائے اور ایک جانب سے چہرے پہ آوارہ جھولتی لٹ۔ ہاتھ میں سیاہ رنگ کا چمکتا ہوا کلچ تھامے، پیروں میں بلیک ہیلز پہنے وہ پوری شان سے سیڑھیاں اترتی دکھائی دی تھی۔ اس کے دل نے بیٹ مس کی تھی۔

چلیں۔۔" علوینہ نے اس کے پاس آکر پوچھا۔ اس کے نتھنوں سے مخصوص" پرفیوم کی خوشبو ٹکرائی تھی۔

www.novelsclubb.com

نائس فریگرنس۔۔۔" علوینہ نے اس کی تعریف کی تھی۔ جس پہ وہ مسکرایا تھا۔" سیاہ رنگ کی گاڑی ایک شاندار سے فارم ہاؤس کے احاطے میں رکی تھی۔ گارڈ نے جلدی سے ان کے لیے دروازہ کھولا تھا۔ عفیف نے گاڑی کی چابی گارڈ کی جانب

اچھالی جسے اس نے کیچ کر لیا۔ کوٹ کے بٹن بند کرتا وہ علوینہ کو ہمراہ لیے اندر داخل ہوا۔ کتنی نظریں دروازے کی طرف اٹھیں تھیں۔ وہ اپنی ازلی مسکراہٹ کے ساتھ پر اعتماد چال چل رہی تھی۔

اسلام علیکم !"عمر یزدانی نے مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھایا، جسے عفیف نے" مسکراتے ہوئے تھاما تھا۔

یہ پیاری سی گڑیا کون ہے تمہارے ساتھ ؟"عمر یزادنی پچاس پچپن کے لگ بھگ" معمر سے شخص تھے۔

یہ میری دوست ہیں۔ علوینہ مجتبیٰ۔۔۔"عفیف نے مسکراتے ہوئے اس کا" تعارف کروایا تھا۔

www.novelsclubb.com

مجھے بہت خوشی ہوئی کہ تم پارٹی میں آئے اور ساتھ پیاری سی گڑیا کو بھی لائے" ۔پارٹی انجوائے کرو۔"یزدانی صاحب ان دونوں کو وہاں چھوڑ کر دوسرے

مہمانوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ ویٹر مشروبات لیے سب مہمانوں کو پیش کر رہے تھے۔ عفیف نے علوینہ کے سامنے جوس کا گلاس رکھا۔

کیا یہ حلال ہے؟" نا جانے کیوں اس نے یہ سوال کیا تھا۔ عفیف مسکرایا تھا۔"

ہاں یہ گریپ جوس ہے۔۔۔" وہ مسکرا کر بولا تھا۔"

اور تھینکس۔۔۔ ورنہ یہ گریپ وائن کے جیسا ہی لگ رہا تھا۔" اس نے کانچ کا" گلاس لبوں سے لگایا۔

آپ کو وائن کا بڑا پتہ ہے؟" عفیف نے اس کو دیکھتے ہوئے بولا تھا۔"

ہاں نہ بہت انفارمیشن ہے میرے پاس۔۔۔ وسکی، ووڈکا، ریڈ وائن، میلوڈ" وائن، وائٹ وائن، وائن سپرٹزر، بکس فز۔۔" علوینہ اسے کئی قسم کی وائنز کے نام گنوا چکی تھی۔ اسے یکدم ہی اچھو کا لگا تھا۔ وہ کھانستا ہوا دوہرا ہوا۔

تم ٹھیک تو ہو نہ؟" علوینہ نے فکر مندی سے اسے دیکھا تھا۔ جس کا چہرہ لال ہو چکا" تھا۔

آف میں آپ کو اتنا معصوم سمجھتا تھا۔۔اور آپ تو مجھ سے بھی آگے کی چیز ہیں" ۔۔۔"وہ حیرانی سے اس کی شکل دیکھ رہا تھا۔

اس میں کون سی بڑی بات ہے۔۔۔مجھے اور بھی بہت سی چیزوں کا پتہ ہے" ۔۔۔شکل پہ معصوم لکھا ہے،دماغ پہ نہیں۔۔"علوینہ کی بات پہ وہ قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔ارد گرد کے لوگوں نے ان دونوں کو حیرانی سے دیکھا تھا۔

اب ہنسنا بند کرو سب لوگ ہمیں ہی گھور گھور کر دیکھ رہے ہیں۔"علوینہ نے اسے" چپ کروایا تھا۔

آپ ایسی باتیں کرو گی تو میں رو تو سکتا نہیں ہنسوں گا ہی نہ..."عفیف نے جلی کٹی" مسکراہٹ اس کی جانب اچھالی۔عفیف اسے اپنے جاننے والوں سے ملوا چکا تھا۔سب ہی حیرانی سے اس سبز آنکھوں والی لڑکی کو دیکھ رہے تھے۔وہ دونوں ایک ساتھ چلتے ہوئے مکمل لگ رہے تھے۔

ہیلو۔۔۔"سفید رنگ کے میکسی میں ملبوس، گولڈن بالوں والی لڑکی ان دونوں" کے پاس آئی تھی۔عفیف کے چہرے کے تاثرات یکدم بدلے تھے۔اس کی آنکھوں میں چٹانوں جیسی سختی تھی۔تھوڑی دیر پہلے والی نرمی غائب تھی

میں روبی کمال ہوں، گلیمر ہاؤس کی اونر۔پتہ ہو گا میرا۔"روبی نے علوینہ کے" آگے ہاتھ بڑھایا تھا۔علوینہ نے اس ہاتھ تھام لیا تھا۔

سوری مگر میں آپ کو نہیں جانتی۔۔۔"علوینہ نے آرام سے کہا تھا۔عفیف کے" چہرے پہ مسکراہٹ رینگی تھی، جسے وہ بروقت چھپانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔روبی کے چہرے پہ کئی رنگ آئے اور گئے تھے۔

تم نے اپنا تعارف نہیں کروایا۔"اس نے خفت مٹانے کے لیے سوال کیا۔"

علوینہ مجتبیٰ۔۔۔عفیف کی دوست۔۔۔"اس نے مسکرا کر بتایا۔جبکہ روبی مسکرا" بھی نہ سکی۔

www.novelsclubb.com

ویسے حیرت کی بات ہے عفیف نے تمہیں میرے بارے میں نہیں بتایا۔"روبی"
.نے دوستانہ انداز میں گلی کیا تھا

میں اپنی دوست کے ساتھ غیروں کا تذکرہ کرنا پسند نہیں کرتا۔ناوا یکسکیوزاس"
۔۔۔"وہ کہتا ہوا علوینہ کو ساتھ لیتا ہوا اپنے دوستوں کی طرف گیا تھا جبکہ روبی
پیچھے پیر پٹخ کر رہ گئی تھی۔

ویسے تم اس سے اتنا چڑ کیوں رہے تھے؟"علوینہ نے اس سے پوچھا تھا۔"

مجھے مغرور اور شو پیس ٹائپ لوگ زہر لگتے ہیں۔"عفیف نے برا سا منہ بنا کر بولا"
تھا جس پہ علوینہ گردن پیچھے پھینک کر ہنسی تھی۔

یہ بات تو بالکل ٹھیک کہہ ہے،مجھے بھی ایسے لوگ زہر لگتے ہیں۔"وہ ہنستی ہوئی"
اور بھی پیاری لگتی تھی۔

جب آپ ہنستی ہیں تو اور بھی پیاری لگتی ہیں۔"تعریف بے ساختہ تھی۔وہ کہہ کر"
رکا نہیں آگے کی جانب بڑھ گیا۔علوینہ ہوش میں آتے ہی اس کے پیچھے بھاگی تھی

۔اسی افتاد میں سامنے سے آتی لڑکی سے اس کی ٹکر ہوئی اور اس کے ڈریس پہ جوس گرا تھا۔ یا شاید گرایا گیا تھا۔روبی اس کے سامنے کھڑی مسکرا رہی تھی۔

ایم سو سوری مجھے پتہ نہیں چلا میں نے تمہارا ڈریس خراب کر دیا۔"روبی نے فورا" سے ناٹک کیا۔علوینہ کا چہرہ یکدم غصے سے لال ہوا تھا۔سارے ہال کے لوگ ان دونوں کو لڑکیوں کو دیکھ رہے تھے۔

دھیان سے نہیں چل سکتی تم."علوینہ غرائی تھی۔"

اتنا مہنگا ڈریس تو نہیں تھا جو تم اس طرح سے ریکٹ کر رہی ہو۔"اس کا لہجہ " حقارت سے بھرا تھا۔علوینہ کو سمجھ نہیں آئی وہ لڑکی کس بات کا بدلہ لے رہی ہے

۔

www.novelsclubb.com

میرا ڈریس تو مہنگا نہیں ہے پر تمہارا تو ہے نہ۔"علوینہ اس کے کان کے پاس جھک " کر بولی تھی۔پاس سے گزرتے ہوئے ویٹر سے اس نے جوس کا کلاس پکڑا اور روبی

کی جانب پھینکا۔ جس سے اس کی سفید میکسی داغ دار ہو گئی تھی۔سب نے حیرت سے ان دونوں کو دیکھا تھا۔وہ اپنے ارد گرد لوگوں کو یکثر نظر انداز کر گئی تھی۔

اگر کسی کو داغ دار کرنا چاہو تو خود بھی داغ دار ہونا پڑتا ہے۔"علوینہ کہتی ہوئی اس" کے ساتھ سے گزری تھی۔عفیف اسے وہاں سے ساتھ لیتا ہوا باہر کی جانب بڑھ گیا۔

پوری عمر یاد رکھے گی وہ روبی کی بچی کہ کس سے پالا پڑا تھا۔"علوینہ غصے سے کہتی" ہوئی گاڑی میں بیٹھی تھی جبکہ عفیف کا ہنس ہنس کر برا حال ہو رہا تھا۔

اب میں کوئی لطیفے میں بھی سنا رہی جو اس طرح سے ہنس رہے ہو۔"علوینہ شدید" تپی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

اف اتنا غصہ کیوں کرتی ہو؟ پاگل لڑکی۔۔۔میں تو حیران ہو گیا تھا تمہیں غصے میں" دیکھ کر ویسے اس روبی کا بہت اچھا علاج کیا۔آئندہ میں نے تمہیں ہر پارٹی میں

ساتھ لے کر جانا۔۔۔ کم از کم ان لڑکیوں سے تو میرے جان چھوٹے گی."عفیف نے ہنستے ہوئے اس کالال بھبھوکا چہرہ دیکھا۔

یہ دیکھو میرے دو ہاتھ۔۔"علوینہ نے باقاعدہ ہاتھ جوڑے تھے۔"

ہاں دیکھ لیے ہیں بہت پیارے ہیں۔"وہ اسے تپانے کے لیے دوبارہ بول تھا۔"

عفیف۔۔۔۔۔"وہ چیخی تھی۔جس پہ وہ ہنسا تھا۔"

چلو تمہیں آئسکریم کھلا کر ٹھنڈا کرتے ہیں۔۔۔۔۔"وہ ہنستا ہوا گاڑی روڈ پہ ڈال گیا تھا۔اس کو آئسکریم کھلانے کے بعد وہ گھر آیا۔ہیلز کی وجہ سے اس کے پیر دکھ رہے تھے۔لیٹتے ہی وہ سو گئی تھی۔زنجبیل اس کے آنے سے پہلے ہی بے سدھ پڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

زریاب کی خالہ کے گھر سے فارغ ہونے کے بعد وہ دونوں مونال میں ڈنر کرنے کے لیے گئے تھے۔ کھانا سرو کیا جاچکا تھا۔وہ دونوں مزے سے کھانا کھا چکے تھے ۔کھانے کے بعد ان دونوں نے اپنے لیے چائے آرڈر کی تھی۔مدھم سروں پہ چلتی ہوا اس کے بالوں کے ساتھ کھیل رہی تھی۔مونال سے پورے شہر کا دلکش نظارہ قابل دید تھا۔وہ دونوں چائے کو انجوائے کر رہے تھے۔

مجھے ماما کی دوبارہ کال آئی تھی۔۔۔پھپھو کے رشتوں کے حوالے سے "
۔۔۔"زریاب نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے اسے بتایا۔

اچھا پھر؟"زنجبیل نے کپ میز پہ رکھ دیا اور اس کی جانب متوجہ ہو گئی۔"

پھر کیا مطلب؟تمہارے لیے یہ عام سی بات ہے؟"وہ حیران ہوا تھا۔اس لڑکی " !کے اطمینان سے۔۔۔۔

تو اور میں کیا کروں،ہونا تو وہی ہے جو گھر والوں نے کرنا ہے۔"اس نے لاپرواہی " سے کندھے اچکائے تھے۔

www.novelsclubb.com

تو تمہارا کیا مطلب ہے۔ میں چپ چاپ پھپھو کی بیٹی کا رشتہ قبول کر لوں۔"""

زریاب دبی دبی آواز میں گرایا تھا۔

ہاں کر لو۔۔۔ میری بلا سے۔"زنجبیل نے بھی دانت کچکا کر بولا تھا۔"

تمہارے لیے یہ چھوٹی سی بات ہے مگر میرے لیے نہیں۔"اس نے بل کیا اور" کرسی دھکیلتا ہوا اٹھ گیا۔ پورا راستہ وہ دونوں خاموش رہے تھے۔ زریاب کے اعصاب تنے ہوئے تھے۔ زنجبیل بھی غصے سے دروازہ بند کرتی ہوئی گاڑی سے اتر کر گھر میں اندر داخل ہو گئی۔ اور کپڑے تبدیل کیے بغیر ہی بستر پہ گر چکی تھی۔

جبکہ دوسری جانب وہ سردی میں بغیر کسی جیکٹ کے بیٹھا خود کو اذیت دینے میں مصروف تھا۔ جب ذہن اذیت میں ہو تو جسم کی اذیت سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اس رات اس نے وہی بیٹھے بیٹھے ایک بہت بڑا فیصلہ لیا تھا۔۔۔

حسین صبح طلوع ہوئی، سورج نے آسمان پہ قبضہ جمالیا تھا اور دھند چھٹ چکی تھی ۔نئے سال کی پہلی صبح، روشن، پر سکون اور دلفریب تھی، وہ بال باندھتی ہوئی بستر سے نکلی اور بالکونی کا دروازہ کھولا، سورج کی کرنوں نے اس کا استقبال کیا تھا۔زنجبیل آج اس سے پہلے اٹھ کر فریش ہونے جاچکی تھی۔اس نے حیرانی سے بستر کو مڑ کر دیکھا اور تازہ ہوا لینے کے لیے بالکونی میں چلی گئی۔آدھے گھنٹے میں وہ دونوں آفس جانے کے لیے تیار تھیں۔

اسلام علیکم !"رومانہ کیانی ٹیبل پہ بیٹھیں ان سب کا انتظار کر رہی تھیں۔وہ سلام" لیتی ہوئی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئیں۔اتنی دیر میں وہ میرون ٹرٹل نیک شرٹ، بلو جینز اور پیروں میں جاگر مقید کیے، مضبوط قدم اٹھاتا ہوا نظر آیا۔سلام لینے کے بعد علوینہ کے ساتھ والی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

دادو آپ کی طبیعت کیسی ہے اب؟"عفیف نے جوس گلاس میں انڈیلتے ہوئے" ان سے پوچھا۔

میں ٹھیک ہوں۔آپ لوگ بتاؤ آج کل کہاں غائب رہتے ہو سب کے سب کوئی" نظر ہی نہیں آتا مجھے. "رومانہ کیانی نے ان تینوں سے شکوہ کیا تھا۔علوینہ اور زنجبیل کا یونی میں لاسٹ ائیر تھا اور وہ عفیف کے آفس میں انٹرنشپ کر رہی تھی، جس کے باعث ان کی مصروفیات حد سے زیادہ بڑھ گئی تھیں۔اور عفیف کو اپنے آفس ورک سے ویسے ہی فرصت نہیں ملتی تھی۔

دادو کام کا بر ڈن ہے۔"علوینہ نے بریڈ پہ مکھن لگاتے ہوئے ان کے چہرے کو" دیکھا۔زنجبیل ان سب سے لاپرواہ پلیٹ میں کانٹا گھما رہی تھی۔آج کچھ بجھی بجھی سی لگ رہی تھی۔

زنجبیل تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے ؟"علوینہ نے اس کو خاموش بیٹھا دیکھ کر" سوال کیا جس پہ وہ چونکہ تھی

ہاں میں بالکل ٹھیک ہوں۔"وہ ہڑبڑاتی ہوئی سیدھی ہو کر بیٹھی تھی۔"

اگر طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو تم آف لے سکتی ہو۔" عفیف نے مسکراتے ہوئے" اس کو آفر کی۔

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔" زنجبیل نے مسکراہٹ چہرے پہ سجاتے" ہوئے انکار کیا۔

میں بے ہوش ہو کر نہ گر جاوں۔" علوینہ نے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اداکارہ کی" جس پہ سب ہنسے تھے۔ ناشتہ کرنے کے بعد وہ آفس کے لیے نکل گئے۔

شائنہ ان دونوں کے لیے کاموں کا ڈھیر جمع کر کے بیٹھی ہوئی تھی۔ آتے ہی ان دونوں کو کام پہ لگا دیا۔ علوینہ بددلی سے ان تمام فائلز کا جائزہ لے رہی تھی۔ جبکہ زنجبیل کو کمپیوٹر میں ڈیٹا فیڈ کرنے کا کام ملا تھا۔ ایک گھنٹے میں اس نے ان تمام فائلز کو پڑھا اور ان کی سمری بنائی اور عفیف کے آفس کی جانب بڑھی۔

وہ دروازہ ناک کرتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ جہاں پہ وہ لیپ ٹاپ کی سکرین پہ جھکا کام کر رہا تھا۔ سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔

www.novelsclubb.com

یس مس علوینہ۔"فل پروفیشنل انداز میں پوچھا گیا۔علوینہ نے فائلز اس کے "ٹیبل پہ رکھیں اور میز کے پاس ٹک گئی۔

ٹھیک ہے،اب آپ یہ والی فائلز لے جائیں اور ان کا ڈیٹا ارینج کریں۔"اس نے "ہاتھ کے اشارے بتایا اور دوبارہ سکرین پہ جھک گیا۔اسے وہاں سے نہ ہلتا دیکھ دوبارہ نظریں اس کی جانب اٹھائیں جو اسے شدید گھوری سے نواز رہی تھیں۔اس نے سوالیہ انداز میں پوچھا کیا ہے۔

مسٹر آپ بھول رہے ہیں کہ یہ تمام کام.."اس نے فائلز کے ڈھیر کی طرف "اشارہ کیا۔

شفیق صاحب کا ہے،تو کیا میں آپ کو شفیق صاحب لگ رہی ہوں۔"اس نے اپنی "جانب اشارہ کرتے ہوئے دانت پیسے۔۔وہ مسکراتا ہوا پیچھے ہو کر بیٹھا۔

لگ رہی ہیں خیر سے۔۔۔"اس نے اس کے حلیے پہ چوٹ کی تھی،خاکی رنگ "کے سوٹ میں ملبوس کھڑی تھی،بالوں کا جوڑا بنائے وہ اسے گھور رہی تھی۔

بہتر ہوگا کہ آپ یہ کام کسی اور سے کروائیں۔"علوینہ نے غصہ کرتے ہوئے اس" کو دیکھا۔ جس کے لبوں پہ تپانے والی مسکان براجمان تھی۔

علوینہ۔۔۔یہ فائلز لے کر جائیں۔۔۔"وہ جانے کے لیے مڑی تھی،آواز پہ اس" کے قدم تھمے تھے،فائلز غصے سے اٹھاتی ہوئی وہ پیر پٹختی ہوئی آفس سے نکلی،جبکہ وہ مسکراتا ہوا دوبارہ سے کام میں مصروف ہوگیا۔

میز پہ زور سے فائلز پٹخی گئی تھیں،ارد گرد سب نے ایک نظر اس کے آتے ہوئے چہرے پہ ڈالی اور دوبارہ کام میں مصروف ہوگئے۔شائنہ مسکراتی ہوئی اس تک آئی ۔

کیا ہوا ہے،ان پیاری آنکھوں میں اتنا غصہ کیوں؟"شائنہ نے اس کی میز پہ جھکتے" ہوئے پوچھا۔شائنہ کی ان دونوں سے دوستی ہوگئی تھی۔

www.novelsclubb.com

یہ جا کر اپنے باس سے پوچھو، دوسروں کا کام بھی میرے ذمے لگا رکھا ہے، حد" ہے بھئی۔" وہ اٹک پٹخ کرتی ہوئی، فائلز کو کھول کر بیٹھ گئی، شائنہ کے چہرے پہ مسکراہٹ دوڑی تھی۔

باس کو تمہیں مزہ آتا ہے تنگ کرنے میں شاید۔۔۔۔" شائنہ مسکراہٹ دباتی" ہوئی کہہ کر چلی گئی، جبکہ وہ سر جھٹک کہ رہ گئی۔ کافی بریک میں زنجبیل اور علوینہ آمنے سامنے بیٹھی تھی۔ علوینہ وقفے سے کوئی بات کر دیتی جس کا وہ ہوں ہاں سے جواب دے دیتی۔ علوینہ نے کپ پٹخنے کے انداز میں میز پہ رکھا۔

تمہارا مسئلہ کیا ہے زنجبیل بیگم ؟" اس نے خطرناک تیور لیے اسے دیکھا تھا۔ وہ" ہڑبڑائی۔

www.novelsclubb.com

میں نے کیا کیا ہے ؟" اس نے کپ میز پہ رکھا۔"

میں صبح سے نوٹ کر رہی ہوں تمہیں۔ جب سے زریاب سے مل کر آئی ہو تم" چپ چپ ہو، آخر مسئلہ کیا ہے ؟" علوینہ نے اس کو گھورتے ہوئے استفسار کیا۔

"کچھ نہیں بس، تھکاوٹ ہو گئی تھی۔" زنجبیل نے پیشانی مسلتے ہوئے نظریں چرائیں۔

"شاید تمہیں کسی نے بتایا نہیں کہ تم علوینہ مجتبیٰ کے سامنے جھوٹ نہیں بول پاتی۔" اس نے اطمینان سے کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی۔

"اُف میں کیا کروں؟" زنجبیل نے اپنا سر میز پہ دھر دیا۔

"بکو ساری بات، مل کر حل نکالتے ہیں." کافی کا ایک اور گھونٹ حلق سے نیچے اتارا۔ زنجبیل گہرا سانس لیتی ہوئی سیدھی ہوئی اور اسے ساری روداد سنا ڈالی۔ علوینہ اپنی کافی ختم کر چکی تھی جبکہ زنجبیل کا کپ ویسے ہی پڑا تھا۔

"یار اب وہ ناراض ہو گیا ہے، بات بھی نہیں کر رہا۔" زنجبیل روہانسی ہو چکی تھی۔

"علاج ہے تمہارا! صحیح کیا ہے زریاب نے۔" اس کے اطمینان کو دیکھ کر زنجبیل کو تپ چڑ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

تم میری دوست ہو یا اس کی؟"زنجبیل دبی دبی آواز میں چلائی تھی۔"

جب تم جانتی ہو کہ وہ بچپن سے تمہیں پسند کرتا ہے تو انجان کیوں بنتی ہو؟ وہ تم" سے تمہاری رضامندی جاننا چاہتا تھا اور تم اس کو کسی اور سے شادی کا مشورہ دے رہی تھی۔ بولو ایسے میں وہ اور کیا کرتا؟ تمہیں پھولوں کا ہار پہناتا، بے وقوف مت بنو لڑکی، محبت اگر دستک دے تو دروازہ کھول دینا چاہیے ورنہ وہ روٹھ کر چلی جاتی ہے۔"علوینہ نے اس کو اچھا خاصا جھڑک دیا تھا۔

اب میں کیا کروں؟"زنجبیل نے بے بسی سے اپنی دوست کو دیکھا تھا۔"

اس سے بات کرو۔۔۔اور میرا خیال ہے کہ اب وقت آگیا ہے کہ تم بھی اس" بات کو مان لو کہ تم اسے پسند کرتی ہو۔ بہتر یہی ہو گا کہ تم اس کی قدر کرو کیونکہ محبت بار بار دستک نہیں دیتی۔"علوینہ اس کو کہتی ہوئی اٹھ گئی جبکہ وہ کئے لمحے وہیں ساکت بیٹھ رہی تھی۔ جب اس کے سوچوں کو فون کے بجنے سے بریک لگی تھی۔

وہ فون کے کر ایک طرف آگئی تھی۔علوینہ اٹھ کر دوبارہ سے کام کرنے لگ گئی تھی۔ثمینہ بیگم کا یوں آفس ٹائم میں کال کرنا اسے چونکا گیا تھا۔

ماما خیریت تو ہے؟"زنجبیل نے بے چینی سے پوچھا تھا۔"

ہاں مجھے تم سے ضروری بات کرنی تھی۔"ثمینہ بیگ کی آواز سپیکر سے ابھری" تھی۔

ہاں جی میں سن رہی ہوں۔"زنجبیل دائیں بائیں چکر کاٹ رہی تھی۔"

www.novelsclubb.com

بیٹا تم اپنی پھپھو کو تو جانتی ہو نہ کہ انہوں نے کیا ہنگامہ برپا کیا ہوا ہے، تمہارے تایا" جان نے زریاب کے لیے تمہارا ہاتھ مانگا ہے۔" ان کی بات پہ اسے حیرانی نہیں ہوئی تھی۔

اور تم جانتی ہو بچپن سے ہم نے زریاب کو ہی تمہارے لیے کنسیڈر کیا ہے۔ تو" امید ہے تمہیں اس سے کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔ تمہارے بابا چاہتے تھے کہ میں تم سے ایک مرتبہ بات کرلوں۔" ثمینہ بیگ نے ساری بات اس کے گوش گزار کردی۔ وہ بس لب کچلتی رہ گئی۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی، آج سب ہی اس نے اس کو آزمانا تھا۔

ماما مجھے کچھ وقت چاہیے ؟ میں آپ کو شام میں فون کروں گی۔ اللہ حافظ۔" اسنے" کہتے ہی فون کاٹ دیا تھا۔ آنکھوں میں نمی در آئی تھی۔ جب اسے اپنے کندھوں پہ کسی اپنے کا لمس محسوس ہوا تھا۔ علوینہ نے اسے کندھوں سے تھام کر اس کا رخ اپنی جانب کیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا بات ہے رو کیوں رہی ہو؟"اس کے ہاتھ علوینہ کے ہاتھوں میں تھے اور وہ سر جھکائے آنسو بہا رہی تھی۔

"میرا سر پھٹ جائے گا، مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی۔"اس کی آواز میں نمی تھی۔

"اس میں نا سمجھ آنے والی کون سی بات ہے؟"علوینہ نے اس کی آنکھیں صاف کرتے ہوئے پوچھا تھا۔ جس پہ اس نے کندھے اچکاتے تھے۔

"وہ تم سے محبت کرتا ہے اور تمہاری عزت بھی کرتا ہے، اور اب سے بڑھ کر تم بھی اس سے محبت کرتی ہو۔"محبت کے لفظ پہ وہ یکدم تھمی تھی۔ کیا واقع میں وہ اس سے محبت کرتی ہے؟

"مجھے اس سے محبت نہیں ہے؟"لہجہ کمزور سا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آخر کب تک خود سے جھوٹ بولو گی۔ چیزوں کو جھٹلانے سے ان کی حقیقت تو نہیں بدل جائے گی۔ بہتر یہی ہے ان کو قبول کرو اور خود کے لیے اتنی مشکلات

مت کھڑی کرو۔"اس کا لہجہ کتنا اپنا سا تھا نہ۔۔۔زنجبیل کے آنسو اور تیزی سے بہنا شروع ہو گئے تھے۔

اور تمہیں اس کی قدر نہیں ہے کیونکہ تم ن یکطرفہ محبت کی اذیت سے واقف" نہیں ہو۔"اس کے لہجے میں بے انتہاء درد تھا۔یکطرفہ محبت کڑوے بادام جیسے ہوتی ہے،نہ اگلی جاتی ہے ورنہ ہی نگلی جا سکتی ہے۔بس حلق میں اٹک کر زندگی میں کڑواہٹ گھولتی رہتی ہے۔

میں اب اور ناقدری نہیں کروں گی."زنجبیل نے ایک نئے عزم سے سر اوپر" اٹھایا تھا۔کیونکہ یہی وہ وقت تھا جب اس نے تسلیم کر لیا تھا۔اس کی زندگی میں ایک ہی چاند تھا جو کہ زریاب بیگ ہے ورنہ اس کے بغیر تو اس کی زندگی کا آسمان تاریک ہے۔

مجھے خوشی ہے کہ تم نے اس بات کو مان لیا۔۔۔"علوینہ نے اسے گلے سے لگایا" تھا۔وہ خوش تھی اپنی دوست کے لیے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

لیکن مجھے یہ سب کچھ عجیب لگ رہا ہے۔"وہ اس سے علیحدہ ہوتی ہوئی بولی تھی۔"

کچھ عجیب نہیں ہے، تمہیں آنٹی کو ہاں کر دینی چاہیے۔"علوینہ نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا تھا۔

تم میری باتیں سن رہی تھی؟"زنجبیل نے گھوری سے نوازا۔"

ہاں سن سکتی ہوں۔"اس نے کندھے اچکائے تھے۔زنجبیل نے اس کے کندھے پہ چپت رسید کی تھی۔

تم جاؤ اپنا کام جاری کرو میں بوا بھی کال کر کے آئی۔"زنجبیل نے اس کو یاد کروایا"

۔

افوہ! اس عفیف کے بچے سے تو میں چن چن کے بدلے لوں گی۔ناجانے کونسی"

صدی کی فائلز پڑھنے کے لیے مجھے دے دیں ہیں۔"وہ بڑبڑاتی ہوئی اپنے کیبن کی جانب بڑھ گئی۔جبکہ زنجبیل مسکراتی ہوئی فون پہ اپنی ماں کو جواب لکھ کر بھیج رہی تھی۔جب اسے پیغام موصول ہوا تھا۔

کیا ہم کل شام میں مل سکتے ہیں؟" یا قمری کے نام سے سیو کے گئے نمبر سے میسج" موصول ہوا تھا۔ ساتھ جگہ کا اڈریس بھی لکھا تھا۔اس نے جواب لکھ کر بھیجا اور دوبارہ سے اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔اب وہ خود کو ہلکا محسوس کر رہی تھی۔

اگلے روز وہ آفس سے ہاف لیو پہ ہی گھر آ گئی تھی۔ فریش ہونے کے بعد وارڈروب سے اپنے لیے آسمانی رنگ کا شلوار قمیض نکالا، جس کے گلے اور دامن پہ دھاگوں سے کڑھائی کی گئی تھی۔ گلے میں ہم رنگ ڈوپٹا اور پیروں میں آسمانی رنگ کے فلیٹ شوز پہنے،اب وہ کانوں میں نگینے ڈاک رہی تھی۔ سفید رنگ کا منی کوٹ پہن کر ڈوپٹہ گلے میں ڈالا اور، پرس کی زنجیر کندھے پہ ڈال کر وہ دروازہ بند کرتی ہوئی اپنے کمرے سے نکلی۔ کیب اس کا دروازے پہ انتظار کر رہی تھی۔ طویل مسافت کے بعد بالآخر وہ راول لیک پہنچ گئی تھی۔اسے دور سے ہی وہ بینچ پہ بیٹھا نظر آ گیا تھا

www.novelsclubb.com

۔کالی ٹرٹل نیک شرٹ پہ سیاہ لیدر جیکٹ پہنے وہ دونوں ہاتھ جیب میں اڑسے بیٹھا پانی کو دیکھنے میں مصروف تھا۔

کیا سوچ رہے ہو؟"زنجبیل نے اس کے قریب بیٹھتے ہوئے سوال کیا تھا۔جس" پہ وہ چونک اٹھا تھا جیسے کسی گہری سوچ میں خلل پڑا ہو۔

کچھ نہیں۔"اس نے ٹھوڑی کھجاتے ہوئے کہا تھا۔شیو ہلکی ہلکی بڑھی ہوئی تھی" مگر بھلی معلوم ہو رہی تھی۔بال بکھر کر ماتھے پہ گرے ہوئے تھے۔

مجھے تم سے ضروری بات کرنی تھی؟"زریاب نے اسے دیکھے بغیر بات کا آغاز کیا" تھا۔

www.novelsclubb.com

ہمم کرو میں سن رہی ہوں۔"وہ سامنے کھیلتے ہوئے دو بچوں کو دیکھ رہی تھی۔جو" ایک فٹ بال کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھے۔

کیا تم کسی کو پسند کرتی ہو؟"سوال اچانک تھا،وہ ایک لمحے کو چونک اٹھی تھی۔"

یہ کیسا سوال ہے؟"اس نے جھٹکے سے اپنا رخ زریاب کی جانب کیا تھا۔"

نہیں بس ویسے ہی پوچھ رہا ہوں۔"ہوا مدھم سروں پہ چل رہی تھی۔"

کیا تم نے یہ ضروری بات کرنی تھی مجھ سے؟"زنجبیل نے اسے ایک بار پھر سے" مخاطب کیا تھا۔

نہیں۔۔۔"یک لفظی جواب دیا گیا تھا۔"

تو پھر کرو بات؟"زنجبیل نے ٹانگ پہ ٹانگ رکھتے ہوئے اس کی جانب رخ کر لیا" ۔دور گھاس کے فرش پہ وہ بچے ابھی بھی فٹ بال کے ساتھ کھیل رہے تھے۔

تم سب جانتی ہو نہ جو کچھ گھر میں ہو رہا ہے؟"زریاب دور آسمانوں پہ نظریں" جمائیں بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

ہاں مجھے پتہ ہے۔"اس نے سر ہلاتے ہوئے کہا تھا۔"

جب تم سب جانتی ہو تو انجان کیوں بن رہی ہو؟"اس نے شکوہ کیا تھا۔زنجبیل کو "
اپنا دل یکدم ڈوبتا ہوا محسوس ہوا تھا۔

"!تم جانتی ہو نہ کہ سب کیا چاہتے ہیں"

تم کیا چاہتے ہو مجھے اس سے فرق پڑتا ہے، باقیوں سے نہیں۔"زنجبیل نے اس "
کے چہرے پہ نظریں جمائے کہا تھا۔

میں اپنی باقی کی تمام زندگی تمہارے ساتھ برباد کرنا چاہتا ہوں۔کیا تم میری "
زندگی برباد کرنے میں ساتھ دو گی۔"زریاب کی بات اسے سمجھ نہیں آئی، کچھ لمحے
لگے تھے اسے بات سمجھنے میں۔۔۔

یہ تم مجھے پرپوز کر رہے ہو یا طعنہ مار رہے ہو؟"زنجبیل یکدم ہی برہم ہوئی تھی "
۔بیگ کاندھے پہ ڈالتی ہوئی وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔اور اپنے قدم جھیل کی جانب
بڑھا دیے تھے۔زریاب بھی اس کے پیچھے بھاگا تھا۔

www.novelsclubb.com

جواب تو دیتی جاؤ۔"اس نے پیچھے سے آواز لگائی تھی اور یکدم ہی اس کے سامنے آیا تھا۔جس کی وجہ سے زنجبیل کو رکنا پڑا۔وہ گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا اور جیب سے انگھوٹی نکالی اور اس کے آگے بڑھائی۔

"کیا تم میری حوروں کی سردار بنوں گی؟"اس نے محبت سے چور لہجے میں پوچھا تھا۔زنجبیل کی آنکھوں میں یکدم نمی ابھری تھی۔اس نے سر اثبات میں ہلایا۔زریاب کھل کر مسکرایا تھا۔اور سفید نگینے والی آنگوٹھی اس کے ہاتھ کی زینت بنادی تھی۔ڈھلتا سورج پانی کی سطح پہ روشنی منقسم کر رہا تھا۔مدھم سروں پہ چلتی ہوا سرگوشیاں کر رہی تھیں۔

"آئے ایم سوری۔"زنجبیل نے یکدم ہی بولا تھا۔اس کا لہجہ نم ناک تھا۔

www.novelsclubb.com

"کس لیے؟"اس نے ناسمجھی سے اسے دیکھا تھا۔

"میں نے کبھی تمہاری فیلینگز کی قدر نہیں کی،اور تمہیں ہرٹ کیا۔"اس نے آنکھوں کو رگڑتے ہوئے کہا۔

چلو کوئی نہیں دیر آئے درست آئے،اب ویسے بھی تم میری بیوی بننے والی ہو تو تم سے کیا ناراضگی، جاو معاف کیا۔"اس نے شیخی بھگاری تھی۔ جس پہ زنجبیل نے اس کے چپت رسید کی تھی۔

چلو آؤ کچھ کھانے چلتے ہیں؟"زریاب نے اسے آفر کی تھی۔ صبح سے وہ ٹینشن میں تھا کہ ناجانے کیا ہو گا، لیکن اب وہ مطمئن تھا۔اچانک سے بھوک جاگ اٹھی تھی۔

ٹھیک ہے چلتے ہیں۔"زنجبیل نے ہامی بھری تھی۔"

ریس لگائیں، دیکھتے ہیں گاڑی تک پہلے کون پہنچتا ہے؟"زریاب نے اس کو دیکھ کر" شریر مسکراہٹ اچھالی اوران دونوں نے سرپٹ دوڑنا شروع کر دیا۔ارد گرد کے لوگ ان دونوں کو پاگلوں کی طرح سرپٹ دوڑتا دیکھ کر حیران ہو رہے تھے ۔زنجبیل اس سے پہلے گاڑی تک پہنچ گئی تھی۔

میں جیت گئی اور تم ہار گئے.."زنجبیل نے پھولے ہوئے تنفس کے ساتھ بولا" تھا۔

www.novelsclubb.com

میں تو کب سے ہار گیا ہوں تم سے۔"اس کی ذو معنی بات پہ وہ یکدم ٹھٹھکی تھی، گال یکدم سرخ ہوئے تھے۔وہ گاڑی کا دروازہ کھولتا ہوا اندر بیٹھ چکا تھا ۔زنجبیل کے بیٹھتے ہی اس نے گاڑی زن سے بھگا دی۔ تھوڑی دیر میں وہ دونوں پیزا ہٹ میں بیٹھے تھے۔زنجبیل ہاتھ میں پہنی انگوٹھی کی تصویر علوینہ کو بھیج چکی تھی۔علوینہ نے خوشی کا اظہار ڈھیر سارے سٹیکرز بھیج کر کیا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

علوینہ آفس سے آکر چینج کرنے کے بعد کچن میں گھسی ہوئی تھی۔جب عفیف اس کے پاس کچن میں آیا تھا۔گیلے بال ماتھے پہ چپکے تھے۔رف حلیے میں کھڑا اس کے

تھکے ہوئے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔جو سست روی سے کپ میں دودھ انڈیل رہی تھی

۔

کیا میں زیادہ کام کرواتا ہوں ؟"اس نے اس کے چہرے پہ نگاہیں جماتے ہوئے"

پوچھا تھا۔علوینہ نے حیرانی سے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔

نہیں بس ویسے ہی۔"وہ دودھ کا ایک کپ اس کے ہاتھ میں تھماتے ہوئی کچن"

سے نکل گئی۔وہ بھی اس کے پیچھے ہی آیا تھا۔

ناراض ہو ؟"اس نے دوبارہ سے استفسار کیا تھا۔وہ چپ چاپ صوفے پہ ٹانگیں"

اوپر کر کے بیٹھ گئی تھی۔وہ بھی اس کے سامنے والے صوفے پہ ٹک گیا۔

نہیں۔"پھر سے یک لفظی جواب ملا تھا۔اس کا بولنے کو بالکل بھی دل نہیں چاہ رہا"

تھا۔

تو پھر خاموش کیوں ہو ؟"اس نے دوبارہ سے سوال کیا تھا۔"

بس دل بوجھل ہے اس لیے، بولنے کا دل نہیں چاہ رہا۔اور میری زیادہ فکر مت کرو مجھے فکر مند لہجوں کی عادت نہیں ہے۔" وہ مسکرا کر کہتی ہوئی وہاں سے اٹھ کر کمرے میں آگئی۔ جبکہ وہ کپ تھامے ہنوز اسی طرح بیٹھا رہ گیا تھا۔وہ گھنٹے بعد کمرے سے نکلی تھی۔ عفیف کہیں بھی نہیں تھا، شاید وہ رومانہ بیگم کے پاس چلا گیا تھا۔زنجبیل کو زریاب گھر ڈراپ کر گیا تھااور اس وقت وہ دونوں اپنے کمرے میں بندروں کی طرح اچھل رہی تھیں۔

فائنلی میری دوست کی شادی ہو گی۔۔۔اوئے ہوئے بلے بلے۔"علوینہ تو خوشی سے نہال ہو گئی تھی۔

اچھا بس کرو بہن۔۔۔اپنے بارے میں بھی کچھ سوچو کب تک سنگل پھرنے کا ارادہ ہے۔" زنجبیل نے اس کو آڑے ہاتھوں لیا تھا۔

دفعہ دور ہو جاو، سارا مزہ کر کرا کر دیا میرا۔"علوینہ نے اس کو دھکا دے کر پیچھے کیا۔کچھ دیر بعد وہ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے اچھل رہی تھیں۔

اومیرے یار کی شادی ہے۔"علوینہ چہک چہک کر بول رہی تھی۔جب بیڈ پہ پڑا "
اس کا سلور سمارٹ فون چنگھاڑا تھا۔اس نے فون کان کو لگایا۔

گھر کی دیواریں ساؤنڈ پروف نہیں ہے۔لہذا تھوڑا والیوم کم کرلیں۔"عفیف کی "
خمار آلود آواز سپیکر سے ابھری تھی۔

یہ آپ کا آفس نہیں ہے جو اپنا رعب جھاڑتے رہیں گے۔ہنہ "علوینہ کو صبح والی "
بات یاد آگئی تھی۔

محترمہ اس کمرے کے ساتھ والا کمرہ تو میرا ہے،تو آپ کی آواز میرے کمرے "
میں کیوں گھس رہی ہے؟"وہ چڑا ہوا لگ رہا تھا۔

میری آواز سے پوچھو کیوں جا رہی ہے."علوینہ نے ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کیا تھا "
جبکہ زنجبیل مسلسل اس کو منع کر رہی تھی۔

میں سونے کی کوشش کر رہا ہوں،اب آواز نہ آئے۔"کھٹاک سے فون بند کر دیا "
گیا تھا،علوینہ دانت پیس کر رہ گئی۔

سمجھتا کیا ہے خود کو۔۔۔دیکھ لوں گی میں اس کو۔"علوینہ اونچی آواز سے بولی تھی"

۔جب اس کے فون کی سکرین جگمگائی۔

شوق سے دیکھ لیجیے گا، صبح آفس میں۔ابھی سونے دیں۔"اسے محسوس ہوا جیسے"

وہ اس کا مذاق اڑا رہا تھا۔اس کو صلواتیں سناتی ہوئی وہ سونے کے لیے لیٹ گئی۔

سورج آسمان پہ قبضہ جمائے بیٹھا تھا۔لاہور کا موسم خوشگوار تھا۔مجتبیٰ ہاؤس کے مکین لان میں بیٹھے دھوپ سینک رہے تھے اور ساتھ ساتھ مالٹوں سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔مارب فائزہ بیگم کو چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ارید کالج گیا ہوا تھا۔

باجی کشف کیسی ہے؟"نازیہ مجتبیٰ نے مالٹے کا چھلکا اتارتے ہوئے ان کی طرف" بڑھایا۔

ٹھیک ہے اس کو کیا ہونا ہے۔" ان کے لہجے میں ناگواری کی بو آ رہی تھی۔"

کیا ہوا؟ آپ کے ساتھ اس کا رویہ تو اچھا ہے نہ؟" انہوں نے اپنے بہن سے" فکر مندی سے پوچھا تھا۔

بہت عجیب سی لڑکی ہے، چھوٹی چھوٹی باتوں پہ ہنگامہ کھڑا کر دیتی ہے، گھر کا ماحول برباد کرر کھا ہے۔ مارب کو بھی ہر وقت تنگ کرتی رہتی ہے۔ گھر میں اس کو ٹکائی ہی نہیں۔" فائزہ بیگم فطرتاً نرم طبع تھیں۔ جلدی کسی سے تنگ نہیں آتی تھیں ۔ مگر کشف کا رویہ کچھ زیادہ ہی شدید تھا۔

کوئی نہیں بچی ہے، پیار سے سمجھایئے گا سمجھ جائے گی۔" نازیہ نے کینو کی پھاڑی" منہ میں رکھی۔ سارہ خاموشی سے اپنے لیے ڈریسز دیکھ رہی تھی اور علوینہ سے بھی رائے لے رہی تھی۔ اور ساتھ ساتھ ان کی باتیں بھی سن رہی تھی۔ سارہ نے علوینہ کو ویڈیو کال پہ لیا تھا۔ وہ ڈیزائنر کے پاس آئی تھی۔ اسے سارہ کی مہندی کا ڈریس لینا تھا۔

www.novelsclubb.com

"السلام علیکم! خالہ کی پیاری بیٹی کیسی ہے؟" فائزہ بیگم نے محبت سے اپنی بھانجی کے چہرے کو دیکھا تھا۔ وہ پہلے سے زیادہ حسین ہو گئی تھی۔ ان کے دل میں اچانک حسرت آئی تھی کہ کاش علوینہ کشف کی جگہ ان کے گھر ہوتی۔

"میں ٹھیک ہوں خالہ آپ کیسی ہیں؟" علوینہ نے مسکراتے ہوئے ان سے پوچھا تھا۔

"میں بھی ٹھیک ہوں۔" وہ بس مسکرا کر رہ گئیں۔ اتنی دیر میں گھر میں گاڑی داخل ہوتی دکھائی دی تھی۔ علوینہ نازیہ بیگم سے بات کر رہی تھی۔

"اسلام علیکم!" مردانہ آواز۔۔۔ جسے وہ فوراً پہچان گئی تھی۔ وہ وہی تھا، سیاہ کالر شرٹ پہنے، بال ماتھے پہ بکھرے وہ پہلے سے بدلا لگا تھا۔ وہ یک ٹک اسے دیکھے گئی، جب تک وہ نازیہ بیگم کے ساتھ والی کرسی پہ نہیں بیٹھ گیا۔ مگر اب جذبات بدل چکے تھے۔ وہ پہلے جیسی بے وقوف ٹین ایجر نہیں تھی۔

"مارب آیا ہے۔" نازیہ بیگم نے علوینہ کو بتایا تھا۔ جس پہ وہ پھیکا سا مسکرائی تھی۔

www.novelsclubb.com

مارب کافی کمزور ہو گیا ہے ہیں نہ خالہ ؟"سارہ نے فائزہ بیگم سے رائے مانگی تھی۔"

ہاں اس کی بیوی نے جو نچا کر رکھا ہوا ہے ہم سب کو۔"فائزہ بیگم کے لہجے میں طنز تھا۔علوینہ کے چہرے پہ مسکان آئی تھی۔جبکہ مارب کے منہ پہ شرمندگی کے آثار نمایاں تھے۔

کوئی بات نہیں خالہ آپ کے بیٹے کی بیوی ہے،اب وہ نہیں سب کو نچائے گی تو" کون نچائے گا۔"مارب کو لگا وہ اس پہ ہنس رہی ہے۔

سارہ تمہارا اڈریس آگیا ہے۔میں اب آفس کے لیے نکلوں گی۔اللہ حافظ۔""" سکرین یکدم تاریک ہو گئی تھی۔وہ کھل کر مسکرائی تھی۔کسی جو بے سکون کرنے والا خود بھی سکون سے نہیں رہ سکتا۔وہ سارہ کا ڈریس پارسل کروا چکی تھی۔اس ویک اسے اور زنجبیل کو اپنے ڈریسز لینے تھے۔

دو مہینوں کا وقت پر لگا کر اڑ چکا تھا۔ شادی میں صرف ایک ہفتہ رہ گیا تھا۔ کپڑوں کی خرید و فروخت مکمل ہو گئی تھی۔ لاہور بھی ان دونوں کا کئی بار آنا جانا ہوا تھا۔ اور اب وہ دونوں دو ہفتوں کا آف لے کر لاہور جانے کے لیے تیار تھیں۔ زنجبیل نے اپنی ساری شاپنگ تقریباً اسلام آباد سے کی تھی، نکاح کا جوڑا زریاب کی جانب سے تھا، سارہ اور اریب کے ولیمے والے دن ان کا نکاح طے پایا تھا، جس کی وجہ سے ان کے پاس سامان بہت زیادہ ہو چکا تھا۔ پوری رات لگانے کے بعد ان دونوں نے بیگ پیک کیے تھے۔ گاڑی میں بیٹھنے کی جگہ کم پڑ چکی تھی۔ شام تک وہ لاہور پہنچ چکی تھیں۔ ایک ہفتہ گزرتے ہوئے پتہ بھی نہیں چلا تھا۔ آج سارہ کا مایوں تھا اور ساتھ ڈھولک بھی۔ ساری لڑکیاں لان میں کھلے آسمان تلے ڈھولکی لی بیٹھی تھیں ۔ خواتین کرسیوں پہ براجمان تھیں۔

www.novelsclubb.com

وہ بھی لڑکیوں کے جھرمٹ میں بیٹھی کسی بات پہ ہنس رہی تھی۔ چھوٹی سی بچی اس کے پاس آئی اور کسی کا پیغام دے کر چلی گئی۔ سبز رنگ کی پیروں کو چھوتی فراک

پہنے،اور سبز ڈوپٹہ شانوں پہ پھیلائے، بالوں کو سیدھا کر کے کھلا چھوڑے وہ بے حد اچھی لگ رہی تھی۔چوریوں کی چھنک فضا میں ارتعاش پیدا کر رہی تھی۔

کون آیا ہے مجھ سے ملنے ؟"علوینہ نے ارید سے پوچھا تھا۔مارب اور اس کے دیگر" کزن بھی وہیں کھڑے تھے۔

وہ دیکھو سامنے ہی کھڑے ہیں۔"ارید نے اس کا دھیان گاڑی سے سامان نکالتے" ہوئے عفیف کی جانب کروایا تھا۔اسے بے حد خوشی ہوئی تھی۔اس نے کہا تھا وہ آئے گا اور وہ آگیا تھا۔وہ ادھر کھڑے مردوں کو اگنور کرتی ہوئی خوشی سے اس کی جانب بڑھی تھی۔چہرے سے الگ ہی خوشی جھلک رہی تھی۔

آ گئے آپ ؟"علوینہ نے مسکراتے ہوئے اس سے سوال کیا تھا۔"

وعدہ کیا تھا میں نے،اب آنا تو تھا ہی میں نے۔"ہینڈ کیری نکال کر باہر رکھا اور" ایک شاپنگ بیگ نکالا اور گاڑی کی ڈگی بند کر دی۔علوینہ کی جانب وہ بیگ بڑھایا

www.novelsclubb.com

۔جس میں کچھ چاکلیٹس تھیں۔علوینہ نے اشتیاق کے مارے فوراجھانک کر دیکھا تھااور کھل کر مسکرائی تھی۔

سچ میں میرے لیے چاکلیٹس لائے ہو۔"علوینہ نے حیرت سے اسے دیکھا تھا"

۔ایک دن ایسے ہی اس نے اپنی خواہش کاذکر کر تھا۔دور کھڑے مارب نے یہ منظر بڑے غور سے دیکھا تھا۔علوینہ عفیف کی کسی بات پہ ہنستی ہوئی اس کے ساتھ چل رہی تھی۔جبکہ کئی لوگوں نے یہ منظر رشک،حسداور حسرت سے دیکھا تھا۔وہ اسے گیسٹ روم میں چھوڑ کر کھانے کاانتظام دیکھنے لگی۔

یہ ابھی کون آیاہے؟"علوینہ کی کزن نے اس سے پوچھاتھا۔وہ جو عفیف کے لیے" کھاناڈلوارہی تھی۔اس کی جانب گھومی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ فیملی فرینڈ ہے۔"علوینہ اس کو جواب دیتی ہوئی دوبارہ سے کھانے کی جانب" متوجہ ہوئی۔تمام چیزیں ٹرے میں رکھتی ہوئی وہ کچن سے نکلنے لگی۔

فیملی فرینڈ ہے یا اس سے بڑھ کر؟"مارب نے اس کی بات سنی تھی۔اور اب اس" سے سوال کر رہا تھا۔علوینہ نے گہرا سانس لیا اور اوپر سے نیچے تک مارب کو دیکھا۔

میں تمہیں جوابدہ نہیں ہوں مارب سیف."ایک ایک لفظ چبا کر ادا کیا گیا تھا" ۔اس کو حیثیت یاد دلا دی تھی اس نے،وہ کھانا عفیف کے روم میں چھوڑ آئی تھی ۔ڈھولک کا فنکشن ہنسی خوشی اپنے اختتام کو پہنچا تھا۔سب مہمان گھروں کو جا چکے تھے۔اس کے ددیال کی جانب سے کوئی بھی نہیں تھا۔ننھیال والے لاہور ہی میں تھے۔سوان کے گھر مہمانوں کا رش نہیں تھا۔وہ کپڑے بدلنے کے بعد کچن میں کھڑی دودھ گرم کر رہی تھی۔جب اسے عفیف کا یاد آیا،اس کی روٹین تھی روز رات کو سونے سے پہلے دودھ لیا کرتا تھا،علوینہ سے یہ عادت چرائی گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

ارید یار یہ دودھ عفیف کو پکڑا آؤ۔"علوینہ نے دودھ کا گلاس ارید کو تھمایا۔"

کبھی مجھ غریب کی بھی فکر کر لیا کرو۔"ارید گلاس پکڑتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔"

چلو جاؤ۔۔۔ڈرامے باز وہ ہمارا مہمان ہے۔"علوینہ نے اس کو دھکا دیتے ہوئے" کہا تھا۔

ویسے ایک بات بولوں۔عفیف بھائی کی پرسنیلٹی کمال کی ہے،لڑکیاں تو چھوڑو" لڑکے بھی فدا ہیں۔"ارید آنکھ مارتے ہوئے گیسٹ روم کی طرف چلا گیا۔علوینہ سر پہ ہاتھ مارتی ہوئی اپنے کمرے میں آگئی تھی۔اس کا کمرہ بالکل ویسا ہی تھا جیسا چار پہلے ہوا کرتا تھا۔مسٹ گرین دیواریں آج بھی اتنی ہی ٹھہری اور پر سکون تھیں ۔مگر اس کی مالکن اب پہلے جیسی نہیں رہی تھی۔وہ بستر پہ لیٹی ماضی کی چیزیں یاد کر رہی تھی۔ماضی تو آسیب ہے جو کبھی بھی آپ کا پیچھا نہیں چھوڑتا۔۔۔۔!

www.novelsclubb.com

شادی والے گھر میں معمول کے مطابق گھما گھمی کا سما تھا۔مہندی کا فنکشن کمبائن ہی تھا۔سات بجے ان کو ہال کے لیے نکلنا تھا۔سارہ کو ارید نے پک کرنا تھا وہ نکل چکا تھا ۔باقی سب بھی ہال کے لیے نکل چکے تھے۔علوینہ گھر کا مین ڈور لاک کرتی ہوئی سیدھی ہوئی جہاں عفیف گاڑی سے ٹیک لگائے اس کا انتظار کر رہا تھا۔سفید کاٹن کی شلوار قمیض کے کف موڑے وہ اپنے بالوں کو ٹھیک کر رہا تھا۔وہ یک ٹک اس کو دیکھی گئی۔

"میں اچھا تو لگ رہا ہوں نہ ؟"اس نے بازو کھولتے ہوئے اس سے پوچھا۔شاید اس نے شلوار قمیض بہت کم پہنی تھی اس لیے کنفیوز لگ رہا تھا۔

"ہینڈسم لگ رہے ہو۔"علوینہ کی زبان پھسلی تھی جس پہ وہ منہ نیچے کر کے مسکرایا تھا۔اور اس نے خود کی زبان کو کوسا تھا۔

"چلیں یا مجھے گھورنے کا پلین ہے۔"عفیف نے اس کو چھیڑا تھا جو مسلسل اسی کو گھور رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اب اتنے بھی کوئی پرنس چارمنگ نہیں ہو تم۔"وہ غصے میں آپ سے تم پہ آئی" تھی۔اپنی خفت مٹانے کے لیے،گاڑی کا دروازہ کھولتی ہوئی وہ گاڑی میں گھس گئی۔پندرہ منٹ بعد وہ ہال کے دروازے پہ رکے تھے۔عفیف نے اس کے لیے دروازہ کھولا تھا۔پنک اونچی کرتی کے ساتھ پنک گھیر دار شرارہ پہنے،ماتھے پہ گولڈن ٹیکا لگائے وہ گلابی پری معلوم ہو رہی تھی۔نزاکت سے بال جھٹکتی ہوئی گاڑی سے نکلی تھی۔اس کی نظروں کا تصادم سامنے سے آتے مارب اور کشف سے ہوا تھا۔اس کی آنکھوں میں کئی رنگ ابھرے تھے۔

چلو اندر چلیں۔"عفیف اس کو ساتھ لیتا ہوا ہال کے اندر لے گیا تھا۔جبکی مارب" کی نظروں نے ان کا تعاقب کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

یہ تمہاری کزن تھی نہ جو اسلام آباد میں رہتی ہے؟"کشف نے مارب سے سوال" کیا تھا۔

ہاں وہی ہے۔"وہ دونوں بات کرتے ہوئے ہال میں داخل ہوئے تھے۔"

پیاری ہے کافی۔۔۔اور اس کا دوست بھی ہنڈسم ہے،ایک ساتھ پرفیکٹ لگتے" ہیں۔"کشف کے نظریں ان دونوں پہ جمیں تھیں جو نازیہ بیگم کے ساتھ بات کر رہے تھے۔

ہمم!"مارب بس اتنا ہی بول پایا تھا،اس کی آنکھوں میں شعلے واضح تھے۔جسے" بے سکون کرنا چاہتا تھا،آج وہ اس کے سامنے کھڑی تھی، مضبوط، مطمئن اور مزید چمک کے ساتھ۔۔۔!

اریب اور سارہ کو سٹیج پہ لا کر بٹھایا گیا۔سبز رنگ کا لہنگا چولی پہنے وہ حسین لگ رہی تھی۔مہندی کی رسم ادا کی گئی۔جس کے بعد ڈانس پرفارمینس تھیں۔اریب کی سائیڈ سے اسکے کزنز سے سٹیج ہلا کر رکھ دیا تھا۔چائے کا دور دورہ چلا اور فنکشن ہنسی خوشی سے اپنے اختتام کو پہنچا تھا۔سب مہمان گھر کے لیے نکل رہے تھے۔علوینہ کی نظر کونے میں کھڑے زریاب اور زنجبیل پہ پڑی،زنجبیل کسی بات پہ اس سے خفا ہو رہی تھی۔علوینہ آنکھوں میں شرارت لیے ان دونوں کی جانب بڑھی تھی۔

www.novelsclubb.com

لوّ برڈز۔۔۔"علوینہ نے گلا کھنکھارتے ہوئے ان دونوں کو اپنی جانب مخاطب کیا" تھا۔زنجبیل نے اس کو سخت گھوری سے نوازا تھا۔اس نے بھی علوینہ کے جیسا ہی کرتی، شرارہ نارنجی رنگ میں پہن رکھا تھا۔

کیا ہوا ہے تمہیں؟"علوینہ نے اس کے ستے ہوئے چہرے کو دیکھا۔"

میں نے گجروں کا کہا تھا اس سے ،اور یہ بھول گیا. "زنجبیل نے زریاب کو" گھورتے ہوئے بتایا تھا۔

علوینہ تم ہی اس کو سمجھاؤ، میں جلدی میں آیا تھا اور بھول گیا۔"زریاب نے عاجز" آتے ہوئے علوینہ سے کہا تھا۔

یار بیلا معاف کردو بیچارے کو، یہ کل تمہیں لے دے گا نہ"علوینہ نے اس کو بازو" سے تھامتے ہوئے بولا تھا۔

اس کو کہہ دو کہ اگر یہ گجرے نہ لایا تو قاضی کو بھی نہ لائے۔"زنجبیل لٹھ مار انداز" میں کہتی ہوئی علوینہ کے ساتھ وہاں سے چلی گئی۔جبکہ زریاب منہ بناتا رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

تمہاری شکل پہ کیوں بارہ بج رہے ہیں؟"عفیف اس کے پاس آکے کھڑا ہوا تھا۔"

یار اس کو مجھ سے زیادہ گجروں کی قدر ہے، کہتی ہے کل گجرے لاؤ گے تو نکاح ہو گا۔"اس نے مصنوعی آنسو صاف کیے تھے۔عفیف اس کی بات پہ کھلکھلا کر ہنسا تھا۔

کوئی نہیں، تمہاری ہی کزن ہے۔۔"عفیف اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے" کہا۔واپسی پہ عفیف کی گاڑی میں ارید علوینہ اور سارہ بیٹھے تھے۔ارید تو عفیف کا حد سے زیادہ ہی فین ہو گیا تھا۔کل کا دن اور بھی مصروف ہونے والا تھا۔سارہ کی رخصتی تھی اور ولیمے کے دن زنجبیل اور زریاب کا نکاح بھی تھا۔

www.novelsclubb.com

عروسی لباس میں وہ آسمان سے اتری پری معلوم ہو رہی تھی۔اسکے بغل میں بیٹھا سیاہ شیروانی میں ملبوس اریب بھی کسی شہزادے سے کم نہیں لگ رہا تھا۔ینگ جنریشن سٹیج پہ چڑی ہوئی تھی۔دودھ پلائی کی رسم کرنے کے لیے،علوینہ اب مسلسل اریب کے ساتھ بحث کر رہی تھی۔

اریب بھائی دے بھی دیں اب پیسے...."زنجبیل سخت تنگ آئی ہوئی تھی اپنے" بھائی سے۔

ویسے زنجبیل تمہارے جیسا بے وفا انسان نہیں دیکھا،پیسوں کی دفعہ اب تم سارہ" کی بہن بن گئی ہو۔"اریب نے رونی شکل بنائی۔

اریب بھائی بات کو بدلیں مت،پیسے نکالیں۔۔۔۔"علوینہ نے اس کی توجہ اپنی" جانب کروائی تھی۔آدھے گھنٹے کی مشقت کے بعد ان کو پیسے ملے تھے، جسے زنجبیل اور علوینہ نے آدھے آدھے کر لیے تھے۔

عفیف سکون سے بیٹھا چائے پی رہا تھا، جب علوینہ اس کے سامنے والی کرسی پہ آکر بیٹھی تھی۔اور نیچے جھک کر پیر ہیل سے آزاد کیے تھے۔اورنج رنگ کی فراک میں ملبوس وہ اچھی لگ رہی تھی۔

کیاہوا؟"علوینہ کو نیچے جھکا دیکھ کر وہ اس کی جانب متوجہ ہوا تھا۔"

پاؤں پہ زخم بن گیا ہے۔۔۔"اس نے پیر کا جائزہ لیتے ہوئے بتایا۔عفیف چائے کا" کپ میز پہ رکھتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔اس نے نا سمجھی سے اسے ہال سے باہر جاتے دیکھا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہاتھ میں ایک شاپنگ بیگ پکڑے ہوئے نظر آیا تھا۔

یہ لیں۔۔"اس نے شاپر علوینہ کی جانب بڑھایا۔جس میں سکائے رنگ کے نرم" جوتے تھے اور ساتھ میں بینڈ ایڈ۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہ تم ابھی میرے لیے خرید کر لائے ہو؟اس کی ضرورت نہیں تھی ویسے ؟""""

علوینہ نے ہیلز شاپنگ بیگ میں رکھیں اور پیروں میں سلیپرز پہنے جو اس کی فراک کے نیچے چھپ گئے تھے۔

ضرورت تھی اس کی."عفیف نے زور دے کر بولا تھا۔وہ مسکرائی تھی۔اس" نے محبت سے اس کا چہرہ دیکھا تھا،وہ اجنبی شخص اس کا خیال رکھتا تھا۔

ہم نے تاخیر سے سیکھے ہیں محبت کے اصول

ہم پہ لازم ہے،______"ترا عشق دوبارہ کرلیں

رخصتی کے وقت سب کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں۔سارہ علوینہ کے گلے لگ کر کافی روئی تھی۔قرآن کے سائے میں اس کو رخصت کیا گیا تھا۔زنجبیل آج کافی خوش نظر آرہی تھی۔وجہ اس کے ہاتھوں میں نظر آرہی تھی۔علوینہ کو ہنسی آگئی تھی ،اس کے گجروں کو دیکھ کر۔

یہ دیکھو آج کتنے اچھے گجرے لایا ہے۔"زنجبیل نے چہکتے ہوئے اپنے ہاتھ آگے" کیے،جن میں موتیے کے کنگن سجے تھے۔

تمہارا کچھ نہیں بن سکتا بیلا۔"علوینہ نے پیشانی پہ ہاتھ مارا تھا۔اور ہنس دی تھی"

۔گھر واپس آ کر وہ اپنے کمرے میں نہانے کے لیے گیا تھا۔

دل محبت میں مبتلا ہو جائے

جو ابھی تک نہ ہو سکا ہو جائے

www.novelsclubb.com

تجھ میں یہ عیب ہے کہ خوبی ہے

جو تجھے دیکھ لے ترا ہو جائے

خود کو ایسی جگہ چھپایا ہے

کوئی ڈھونڈھے تو لاپتا ہو جائے

میں تجھے چھوڑ کر چلا جاؤں

سایا دیوار سے جدا ہو جائے

سیاہ فلک پہ موتے چمچمارہے تھے اور بادلوں اوٹ سے جھلکتا چاند ان دونوں پہ اپنی روشنی بکھیر رہا تھا۔ مدھم سروں پہ چلتی ہوا پتوں میں ہلچل پیدا کر رہی تھی۔ کافی کے مگ تھامے وہ دونوں لان کی سیڑھیوں پہ بیٹھے تھے۔ سیاہ آنکھیں اس کے شفاف چہرے پہ جمی تھیں اور ان آنکھوں میں عقیدت واضح تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا سوچ رہی ہو؟" بھاپ اڑاتا کپ اس کے ہاتھ میں تھا، جب وہ اسے پکار اٹھا۔

"کچھ نہیں بس ایسے ہی زندگی کے بارے میں سوچ رہی تھی۔" اس نے تھوڑی تلے ہاتھ رکھے اس کی جانب دیکھا تھا۔

"کیا سوچ رہی تھی زندگی کے بارے میں؟" مائع حلق سے اتارتے ہوئے استفسار کیا۔

"انسان کو کمپرومائز کرنے پڑتے ہیں۔۔۔ رویوں پہ، چیزوں پہ اور اپنی محبوب ترین لوگوں پہ اور خوابوں پہ بھی۔" اس نے چاند کو تکتے ہوئے بولا تھا۔

"کمپرومائز ضروری ہے زندگی میں، انسان کو اپنی ذات میں لچک رکھنی چاہیے، زندگی جس طرف موڑے مڑ جاو، اگر اکڑ دکھاؤ گے تو توڑ کر رکھ دیے جاؤ گے۔" عفیف نے اس کی سبز آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا تھا۔

"ٹوٹنے کی اذیت کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا." علوینہ کی زبان سے بے ساختہ نکلا تھا۔ جس پہ اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس لیے بہتر ہے کہ انسان کچھ چیزوں پہ کمپرومائز کرلے، وقتی طور پہ تو وہ آپ کو" بہت تکلیف دیں گی، لیکن وہ آئندہ کو آنے والی تکلیفوں سے بچا لیتی ہیں۔" وہ اسے باتوں باتوں میں بہت کچھ سمجھا چکا تھا اور وہ بہت اچھے سے جذب کر گئی تھی۔

ہمم۔۔۔"اس نے کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے اس کو دیکھا۔"

تمہیں نہیں لگتا ہے کہ جو ماضی میں ہوا اسے تمہیں بھول جانا چاہیے۔۔۔""

عفیف نے یکدم ہی اس سے سوال کیا تھا۔

کیا مطلب میں سمجھی نہیں؟"اس نے ہڑبڑاتے ہوئے اس سے پوچھا تھا۔"

جو کچھ تمہارے ساتھ ہوا اس کو بھولنا چاہیے، لوگوں کو معاف کردو، یہ جو ماضی" ہے نہ بس ہماری روح پہ بوجھ ہے اور کچھ نہیں اور میرا خیال ہے اب تمہیں اس بوجھ کو اتار پھینکنا چاہیے۔"کافی کی بھاپ اڑنا بند ہوگئی تھی، کپ ایک طرف پڑا اپنی بے قدری پہ رو یا تھا۔ مگر اس کے لیے صرف ایک چیز اہم تھی۔ وہ تھی اس کے پہلو میں بیٹھی لڑکی جو اس کے لیے بے حد خاص ہو چکی تھی۔

میں کوشش کروں گی۔"اس کی آواز مدھم تھی۔"

تم ضرور کروگی اور چمک کو ماضی کی وجہ سے کم نہیں ہونے دوگی،وعدہ کرو مجھ "سے ؟"اس نے اسکے چہرے کو نگاہوں میں رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

تم ایسا کیوں چاہتے ہو ؟"علوینہ نے اس سے سوال کیا تھا۔"

میں تمہیں چاند کی طرح چمکتا ہوا دیکھنا چاہتا ہوں۔"اس نے چاند کی جانب دیکھتے" ہوئے کہا تھا۔

چاند کی طرح کیوں ؟"اس نے پھر سے سوال کیا تھا۔جس پہ وہ مسکرایا۔"

چاند کی چمک منفرد ہے،اس کی چمک کے لیے سورج کو بھی ڈھلنا پڑتا ہے۔"وہ" مسکرا کر بولا تھا جس پہ وہ بھی مبہم سا مسکرائی تھی۔چاند کبھی بادلوں کے پیچھے چھپ جاتا اور دوبارہ سے نکل آتا۔

تمہاری کافی ٹھنڈی ہوگئی ؟میں اور بنا دیتی ہوں۔"علوینہ نے اس کے کپ کی" جانب اشارہ کیا۔

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے، جو مجھے چاہیے تھا وہ مجھے مل گیا۔" وہ کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ جس پہ اس نے گردن اونچی کر کے اس کے چہرے کو دیکھا تھا۔

"کیا چاہیے تھا؟" اس نے سوال کیا تھا۔

"سکون۔" وہ کہتا ہوا رکا نہیں، اندر کی جانب بڑھ گیا۔ جبکہ وہ اس کی بات کو سوچتی ہوئی کچن میں چھوڑنے چلی گئی۔

ولیمے کا فنکشن دن میں ہی رکھا گیا تھا۔ زنجبیل اور زریاب کا نکاح بھی ساتھ ہی تھا۔ وہ زنجبیل کو پارلر سے پک کرنے کے لیے گئی تھی۔ گاڑی پارک کرتی ہوئی وہ سیلون کے اندر گئی، جہاں زنجبیل تیار بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی۔ علوینہ اسے دیکھ کر کچھ لمحے کے لیے مبہوت ہو گئی تھی۔ کریم کلر کی میکسی جس میں گولڈن رنگ کا کام تھا۔ سفید کام دار ڈوپٹہ سر پہ سیٹ کیے وہ آسمان سے آئی پری معلوم

ہو رہی تھی۔اس کی آنکھیں یکدم بھیگی تھیں۔علوینہ نے زنجبیل کو اپنے گلے لگایا تھا۔

"تم بہت زیادہ حسین لگ رہی ہو،اللہ تمہارا بخت اونچا کرے۔"علوینہ نے اس سے علیحدہ ہوتے ہوئے دعا دی تھی۔جس پہ وہ مسکرائی تھی۔علوینہ اور زنجبیل دونوں ہال پہنچی تھیں۔نکاح کے لیے دونوں اطراف کرسیاں رکھی گئی تھیں۔ایک جانب زریاب تھا اور دوسری جانب زنجبیل کو بٹھایا گیا تھا۔نکاح کا شور بلند ہوا اور قاضی نے نکاح شروع کروایا۔

"زنجبیل بیگ ولد تیمور بیگ آپ کا نکاح زریاب بیگ ولد تنویر بیگ۔دس لاکھ سکہ رائج الوقت پہ پایا ہے۔کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"قاضی کی آواز اس کے کانوں میں گونجی تھی۔اس کے حلق میں آواز اٹک گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

قبول ہے۔"کانپتی ہوئی آواز میں وہ گویا ہوئی۔اس کے بعد زریاب سے پوچھا گیا" ۔دونوں کے دستخط کروائے گئے۔زنجبیل نے باقاعدہ رونا شروع کر دیا تھا۔جتنا اسے آسان لگتا تھا یہ اتنا ہی مشکل تھا۔درمیان سے پھولوں کی سہن ہٹائی گئی۔

نکاح مبارک لال بیگ۔"زریاب نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے گجرے پہنائے" تھے۔جس پہ وہ نم آنکھوں سے مسکرائی تھی۔

میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ تم میرے لیے اتنی اہم ہو جاؤ گی۔"زریاب نے" مسکراتے ہوئے سرگوشی میں کہا تھا۔جس پہ زنجبیل مسکرائی تھی۔سارہ پیچ رنگ کی میکسی پہنے شان سے اپنے شوہر کے ساتھ بیٹھی تھی،جو آج بھی سیریس ہو کر نہیں بیٹھا تھا۔ان کے ساتھ ہی زریاب اور زنجبیل کو بٹھایا تھا۔وہ دونوں مسکرا کر مبارکباد وصول کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

علوینہ نے سی گرین رنگ کا لمبا فراک پہنا ہوا تھا جس کے دائیں جانب ایک بڑا سا کٹ تھا۔ بالوں کا مسی بن بنائے وہ مصروف انداز میں چل رہی تھی۔ جب سامنے سے آتے انسان سے ٹکرائی تھی۔ اس نے اپنا سر مسلا تھا۔

آہ! سٹیل کے بنے ہو کیا؟" وہ کراہی تھی جبکہ مقابل مسکرایا تھا۔"

نہیں اب انسانوں سے تتلیاں ٹکرائیں گی تو یہی ہو گا۔" وہ مسکراہٹ چھپاتا ہوا" اسے دیکھ رہا تھا۔

اب میں اتنی بھی کوئی نازک تتلی نہیں ہوں۔ ہنہ۔۔" وہ منہ پھلاتی ہوئی وہاں" سے چلی گئی۔ وہ بھی اس کے پیچھے گیا تھا۔

کیا ہوا؟" اس نے اس کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے پوچھا تھا۔"

www.novelsclubb.com

کچھ نہیں۔۔۔ کھانا کھا لوں میں یار بہت بھوک لگی ہے۔" اس نے بفے کے پاس" کھڑے ہوتے ہوئے کہا تھا۔

جاؤ وہاں بیٹھو میں ابھی لاتا ہوں۔" وہ اسے زور زبردستی بھیج چکا تھا اور پانچ منٹ "
بعد وہ اس کے لیے میز بھر چکا تھا۔

اوہ پچھلے جنم میں ویٹر تھے کیا؟" علوینہ نے اس کی سپیڈ دیکھتے ہوئے چوٹ کی "
تھی۔

ناشکری بندی ہو، ایک تو اتنے ہینڈسم لڑکے نے تمہارے لیے ٹیبل لگایا اور تم "
مذاق اڑا رہی ہو۔ ناٹ فیئر۔" سفید پرنس کوٹ پہنے وہ پوری وجاہت لیے اس کے
سامنے بیٹھا تھا۔

تو اپنی دوست کے لیے لگایا ہے، اس میں عجیب بات نہیں ہے کوئی۔" اس نے "
چمچ منہ میں رکھتے ہوئے کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اور میں تمہارا دوست کب بنا؟" اس نے حیرت سے اسے دیکھا تھا جو آج کل نئے "
انکشافات کر رہی تھی۔

کل رات۔" وہ مسکرائی تھی۔ جس پہ وہ بھی مسکرایا تھا۔ "

مجھے پتہ ہے محبت میں کیا گزرتی ہے

سو تجھ سے عشق نہیں تجھ سے دوستی کروں گا

ولیمے سے فارغ ہو کر وہ سب مجتبیٰ ہاؤس گئے تھے۔علوینہ کے سارے کزنز بھی وہیں تھے،سارہ اور اریب کو گھیرے میں لیے سارے بیٹھے تھے۔جبکہ علوینہ چائے اور دیگر چیزوں کے انتظامات دیکھنے میں مصروف تھی۔

کشف بہت غور سے مارب کے تاثرات نوٹ کر رہی تھی۔جو عفیف کو دیکھ رہا تھا۔

علوینہ بیٹا عفیف کے لیے بھی چائے لاؤ۔"مجتبیٰ صاحب نے علوینہ سے کہا جو" کشف کو چائے کا کپ تھما رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

عفیف باہر سے آکر ابھی مجتبیٰ صاحب کے ساتھ بیٹھا تھا اس کی کافی اچھی دوستی ہو گئی تھی ان سے۔

انکل اس کی ضرورت نہیں ہے۔"عفیف نے انہیں تکلف سے روکا تھا۔"

بابا وہ اس وقت دودھ پیتا ہے چائے نہیں۔"علوینہ نے جان بوجھ اونچی آواز میں" کہا تھا کیونکہ بہت سے لوگ انہیں پہ کان دھرے بیٹھے تھے۔وہ مارب کے تاثرات سے محظوظ ہوتی ہوئی کچن کی جانب بڑھ گئی تھی اور تھوڑی دیر بعد دودھ کے گلاس لیے نمودار ہوئی تھی۔وہ کھلے فلیپر شرٹ میں ملبوس تھی،میک آپ ہنوز موجود تھا۔

عفیف کوکیز لو گے ؟۔"علوینہ صوفے پہ ٹانگیں اوپر کر کے بیٹھ گئی تھی۔ایک" گلاس عفیف کو پکڑایا اور دوسرا خود لے کر بیٹھی تھی۔اس کے سامنے والے صوفے پہ مارب اور کشف براجمان تھے۔عفیف اس کی بات پہ مسکرایا تھا۔

شیور۔۔۔وائے ناٹ."اس نے ہنستے ہوئے پلیٹ سے کوکی اٹھالی۔"

www.novelsclubb.com

کشف بھابھی آپ لیں گی؟"علوینہ نے کشف کے آگے پلیٹ کی،اس نے ایک" بسکٹ اٹھالیا تھا۔

مارب بھائی سے بھی تو پوچھو نہ علوینہ ."عفیف نے پیچھے سے لقمہ دیا تھا۔جس پہ" علوینہ سمجھتے ہوئے مسکرائی تھی۔

مارب بھائی پلیز۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے پلیٹ اس کے آگے کی تھی۔"

نو تھینکس۔۔"مارب نے جبراً مسکراتے ہوئے منع کیا تھا۔جبکہ تن من میں" انگارے پھوٹ رہے تھے۔جبکہ عفیف اورعلوینہ تپانے والی مسکراہٹ لیے بیٹھے تھے۔عفیف اس سے کوئی بات کرتا تو وہ سر پیچھے پھینک کر ہنس دیتی۔

کشف میرا خیال ہے اب چلنا چاہیے."مارب کوٹ کے بٹن بند کرتا ہوا اٹھ کھڑا" ہوا۔

www.novelsclubb.com

ارے آپ لوگ اتنی جلدی کیوں جا رہے ہیں تھوڑی دیر اور رک جائیں نہ۔""""

علوینہ نے جلتی پہ تیل چھڑ کا تھا۔ایک بار پھر سے وہ اپنے اصلی رنگ میں نظر آئی تھی اور اس کی وجہ تھا عفیف۔۔۔!

مارب سلگتی نگاہ اس پہ ڈالتا ہوا باہر نکل گیا۔وہ بسکٹ دانتوں سے کتر کے مزے سے دودھ پی رہی تھی۔علوینہ فائزہ خالہ کے گلے ملی تھی اور سپیشل ان کو سی آف کرنے بھی گئی تھی۔آہستہ آہستہ مہمان اپنے گھروں کو نکل گئے تھے۔کل شام کو انہیں بھی اسلام آباد کے لیے نکلنا تھا۔

www.novelsclubb.com